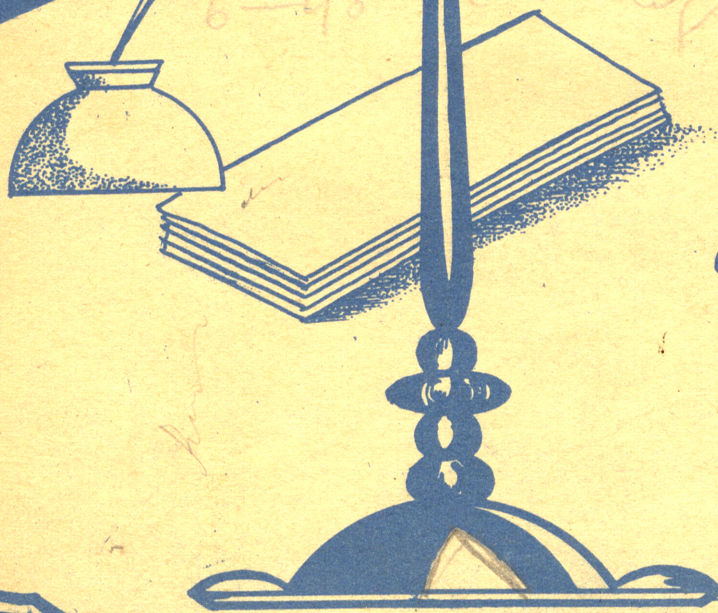
ان الدین عند اللہ الاسلام

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار



جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

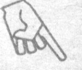
قدس سرہ

قیمت، ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

قرآن کیا ہے؟

(از حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ)



گر تو میخواہی مسلمان زیستن!
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

قرآن حکیم آسمانی کتابوں میں سے آخری اور مکمل زندہ کتاب ہے۔ بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کو قرآن کہتے ہیں۔ یہ تمام سابقہ کتب سماویہ پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ ان کے اصلی مضامین کی حفاظت اور ان کی پیش گوئیوں کی صداقت کا اعلانیہ اظہار کرتا ہے۔ احکام الٰہیہ اور ان حقائق ومعارف کو جو پہلی کتابوں میں نہایت اجمالی طور پر مذکور رہتے کافی تفصیل سے بیان کرتا ہے

اس میں سات منزلیں۔ ۳۰ پارے ۱۱۴ سورتیں (۸۶ مکیہ اور ۲۸ مدینہ) ۵۴۰ رکوعات اور ۳۲۱۲۶۷۰ حروف ہیں۔

اس میں دو قسم کی آیات ہیں۔

(۱) محکمات۔ جن کی مراد معلوم اور متعین ہو۔ یہ کتاب کی تعلیمات کی اصل ہوتی ہیں

(۲) متشابہات جن کی مراد معلوم ومتعین کرنے میں شبہ واقع ہو۔ ۱۱۴ سورتوں میں سے ۲۹ سورتیں ایسی ہیں۔ جو صرف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ جن کے حقیقی معنی کسی کو معلوم نہیں ہیں۔ یہ حروف خدا اور رسولؐ کے درمیان راز ہیں۔ یہ بھی متشابہات میں سے ہیں۔

سورۃ فاتحہ "احساس القرآن" ام القرآن سبع مثانی اور قرآن عظیم کہلاتی ہے۔ کیونکہ یہ سورۃ تمام قرآن کا نچوڑ ہے۔

سورۃ یاسین قرآن کا دل ہے سورۃ الرحمٰن قرآن کی زینت ہے۔ سورۃ بقر قرآن کی بلندی ہے۔ سورۃ اخلاص ثلث قرآن ہے، سورۃ الکافرون ربع قرآن ہے۔

قرآن کی سب سے افضل آیت آیۃ الکرسی ہے۔ قرآن حکیم خدا کے عطایا میں سب سے بڑا عطیہ ہے اور اس کی نعمتوں سے سب سے اونچی نعمت رحمت ہے قرآن خدا کا کلام ہے۔ اس کا اصلی معلم رحمٰن ہے۔ گو فرشتہ کے توسط سے ہو۔

قرآن نور ہے۔ قرآن برہان ہے۔ قرآن فرقان ہے۔ قرآن ہدایت، شفا، رحمت اور موعظت ہے۔ قرآن بشیر ونذیر ہے۔ قرآن ذکر بصائر اور قول فیصل قرآن عزیز، حکیم، عظیم اور مجید ہے۔ قرآن مہیمن ہے۔ قرآن تبیان کل شئی ہے۔

نزول قرآن

قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے چالیس سال اور سات ماہ گذرنے کے بعد رمضان شریف کی ۲۴ یا بروایت دیگر ۲۷ تاریخ لیلۃ القدر لوح محفوظ سے آسمانی دنیا پر تمام وکمال اس موجودہ ترتیب سے نازل ہوا۔ اور اسی روز سورۃ علق کی چار پانچ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئیں۔ پھر ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت منشاء الٰہی کے مطابق نازل ہوتا رہا۔ سب سے آخری آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزولی اور تھی اور موجودہ ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے۔ جب کوئی سورۃ یا آیت نازل ہوا کرتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاتب وحی کو بلا کر حضرت جبرائیل کے کہنے کے مطابق اس کو اپنے اصلی مواقع پر درج کرا دیا کرتے تھے۔

یہ قرآن کریم اعلیٰ ومکمل کتاب ہے۔ جو خداوند عزوجل نے اپنے مخصوص ترین بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرائیل امین عربی زبان میں اتاری۔ عربی زبان جو تمام زبانوں میں زیادہ فصیح، منضبط اور پر شوکت زبان ہے جو کہ ملکۃ الالسنۃ کہلاتی ہے۔ نزول قرآن کے لئے منتخب کی گئی۔ یہ رسول عربیؐ کی مادری زبان تھی۔ اور اس کے اولین مخاطب عربی نسل تھے۔ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں۔ بیشک قرآن افضل الکتب ہے۔ اور اشرف اللغات ہے۔ اشرف الرسل (محمدؐ) پر اشرف الملائکہ (جبرائیل) کے توسط سے اشرف قطعہ زمین (مکہ معظمہ، مدینہ منورہ) میں نازل ہوا ہے۔ اور اس کی ابتدا اشرف ماہ (رمضان) میں ہوئی لہٰذا یہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن ایک جامع اور عظیم الشان کتاب ہے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری کتاب۔ کتاب کہلانے کی مستحق نہیں۔ اس کے اصول نہایت صاف، دلائل روشن، احکام معقول، وجود واضح اور بیانات نہایت شگفتہ اور فیصلہ کن ہیں۔ اس کی عبارت نہایت سلیس، فصیح اسلوب بیان نہایت مؤثر، تعلیم نہایت متوسط ومعتدل جو ہر زمانہ اور ہر طبیعت کے مناسب اور عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے۔ کسی قسم کی افراط تفریط کا اس میں شائبہ نہیں اس کی آیات لفظی ومعنوی ہر حیثیت سے نپی تلی ہیں۔ نہ ان میں تناقص ہے نہ کوئی مضمون حکمت یا واقعہ کے خلاف ہے الفاظ کی قبا۔ معنی کی قامت پر ذرا بھی نہ ڈھیلی ہے نہ تنگ۔

آج دنیا میں قرآن حکیم ہی صحیح راستہ بتلانے والی کتاب ہے۔ اور ظنون واوہام کے مقابل میں سچے حقائق پیش کرنے والی ہے اس کے علوم ومعارف، احکام وقوانین اور معجزانہ فصاحت وجزالت پر نظر کر کے کہنا پڑتا ہے کہ یہ قرآن وہ کتاب نہیں ہے جو خداوند قدوس کے سوا کوئی اور شخص یا کمیٹی بنا کر پیش کر سکے۔ پورا قرآن تو بجائے خود رہا۔ اس کی ایک سورۃ کا بھی مثل لانے سے جن وانسان قیامت تک عاجز ہیں۔ قرآن اپنی فصاحت وبلاغت، حسن اسلوب، قوت تاثیر، شیریں بیانی، طرز موعظت اور علوم ومضامین بے اعتبار سے بے مثل ہے۔

قرآن ایک ایسا کلام ہے۔ جو نہ قصیدہ ہے نہ غزل ہے نہ مرثیہ ہے بلکہ وہ دلوں کو روشن کرنے والا کلام ہے۔ یہ قانون ہدایت ہے۔ خدا کے علم سے روشن کی ہوئی مشعل ہے جسے نہ کوئی ہوا کا جھونکا گل کر سکتا ہے۔ نہ کوئی آندھی بجھا سکتی ہے۔ جو تاثیر ودل نشینی۔ قرآن کی نثر میں اس درجہ پائی جاتی ہے وہ ساری دنیا کے شاعر مل کر بھی اپنی کلاموں کے مجموعہ میں پیدا نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم کے اسلوب بدیع کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ گویا نظم کی اصلی روح نکال کر نثر میں ڈال دی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بڑے فصیح اور عاقل دنگ ہو کر قرآن کو شعر یا سحر کہنے لگے۔ حالانکہ قرآن کریم میں تمام تر حقائق ثابتہ اور اصول محکمہ کو قطعی دلیلوں اور یقینی حجتوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ تو نصیحتوں اور روشن تعلیمات سے معمور ہے۔

باقی آئندہ شمارہ ۲۲ میں ملاحظہ فرمائیں

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۸ رجون ۱۹۷۳ء مطابق ۶ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۲۲

لاٹھی گولی کی سرکار ——— نہیں چلے گی

ملتان اور لاہور میں متحدہ جمہوری محاذ کے عام جلسوں کو ناکام بنانے کے لئے جو حربے اختیار کئے گئے وہ تشدد اور فسطائیت کی دنیا میں نئے نہیں۔ قافلۂ جمہوریت کو اس سے قبل بھی امتحان و آزمائش کے اس موڑ سے بارہا گذرنا پڑا اور اب یہ راہ متحدہ جمہوری محاذ کے رہنماؤں کے لئے جانی پہچانی گذرگاہ ہے۔

در اصل لیاقت باغ کے خونیں المیہ کے بعد سے ہی یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ حکمران طبقہ نے اصول، شرافت اور جمہوری عمل کی بساط لپیٹ دی ہے اور اب وہ اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے عوام کو اعتماد میں لیکر سیاسی جنگ لڑنے کی بجائے بندوق کی نالی اور کرایہ کے غنڈوں پر بھروسہ کرے گا۔ جگہ جگہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ، ڈی، پی، آر کے اندھا دھند استعمال، متحدہ جمہوری محاذ کے رہنماؤں کی گرفتاریوں اور اپوزیشن کے جلسوں میں غنڈہ گردی نے اس امر کی تصدیق کر دی تھی اور رہی سہی کسر ملتان اور لاہور میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسوں کو ناکام بنانے کی خاطر پولیس، وفاقی سکیورٹی فورس اور پیپلز گارڈ کے "عوامی مظاہرہ" سے پوری ہو گئی ہے۔

ملتان اور لاہور میں جو کچھ ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سب کچھ سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہوا، پورے صوبہ بلکہ مرکز کی انتظامیہ مشینری کو متحدہ محاذ کے جلسوں کی ناکامی کے لئے مصروف کر دیا گیا۔ اور جلسوں کی ناکامی کے بعد منائی جانے والی خوشیوں سے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا ہماری بہادر پولیس وفاقی سکیورٹی فورس اور پیپلز گارڈ متحدہ محاذ کے جلسوں کو نہیں بلکہ دشمن کے کسی بڑے حملہ کو پسپا کر کے آئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون:

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جو دماغ اور قوت امن عامہ کی بحالی، غنڈہ گردی اور جرائم کے انسداد اور جمہوری عمل کے تحفظ کے لئے خرچ ہونی چاہیئے تھی اسے سیاسی غنڈہ گردی کے فروغ اور جمہوری اقدار کی پامالی کی خاطر استعمال کیا جا رہا ہے۔

ہم اس سے قبل بھی ان کالموں میں یہ بات عرض کر چکے ہیں کہ تشدد کے ذریعہ جمہوری تحریک کو روکنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لاٹھی اور گولی کے ذریعہ قافلۂ جمہوریت کی راہ روک سکیں گے تو یہ ان کا خام خیالی ہے۔ وہ اس خواب سے جتنی جلدی بیدار ہو جائیں، ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

حکمران پارٹی کو اس ملک میں سیاسی جنگ لڑنے کا خاصہ تجربہ ہے اور وہ سیاسی راستوں سے ہی اس مقام پر پہنچی ہے۔ پھر اسے سیاسی میدان میں آنے سے ہچکچاہٹ کیوں ہے؟

ہمارے حکمران جس سیڑھی کے ذریعہ ایوانِ اقتدار کی بلندیوں پر چڑھے ہیں اُسے درمیان سے ہٹا کر ان کا اس بات پر بھروسہ کہ اب واپسی کا کوئی ذریعہ نہیں رہا خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

اقتدار پر کسی کو دوام نہیں، یہ کسی کا وفادار نہیں ——— کوئی عقلمند اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اقتدار آتا ہے تو جانے کے لئے۔ ہماری اپنے حکمرانوں سے صرف یہ گذارش ہے کہ سیاسی عمل کی سیڑھی کو درمیان سے نہ ہٹاؤ، ورنہ ایوب خاں کی طرح بلندی سے چھلانگ لگانا پڑ گئی تو اس مینار پر دوبارہ چڑھنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔

آؤ اور اخلاقی جرأت سے کام لیکر سیاسی عمل کو بحال کرو۔ متحدہ جمہوری محاذ اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں کو آزادی کے ساتھ اظہار رائے کا موقع دو، خود بھی عوام میں آؤ اور اپنی پالیسیوں اور طرز عمل کی وضاحت کرو، عوام کو اعتماد میں لو اور اس بات کا فیصلہ انہی پر چھوڑ دو کہ حکومت اور اپوزیشن میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

اس موقع پر ہم متحدہ جمہوری محاذ کے باہمت رہنماؤں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے حوصلہ، تدبر اور جرأت کے ساتھ تحریک جمہوریت کو سنبھالا دیا ہے اور قافلۂ جمہوریت آج پھر ان عظیم قائدین کی پُر خلوص راہنمائی میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ قافلہ جلد اپنی منزل مقصود تک پہنچے گا اور تشدد اور فسطائیت کا ہر وار اس قافلہ کے حوصلہ کے لئے مہمیز ثابت ہوگا ——— انشاء اللہ العزیز۔

متحدہ جمہوری محاذ یوم احتجاج منائے گا

متحدہ جمہوری محاذ کے سربراہ جناب پیر صاحب پگارو شریف نے لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ملتان اور لاہور میں محاذ کے جلسوں کو ناکام بنانے کے لئے مسلح غنڈہ گردی کے شرمناک مظاہرہ جمہوری اقدار کی پامالی اور اپوزیشن کے خلاف حکومت کے متشددانہ طرز عمل کے خلاف ۸ رجون بروز جمعۃ المبارک ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائیگا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا عبدالواحد نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ یوم احتجاج منانے کے پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے بھرپور محنت کریں اور حکمرانوں پر واضح کر دیں کہ ہم جمہوری عمل کو بحال کرائے بغیر دم نہیں لیں گے۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ایک نظر ادھر بھی!

(سعید الرحمٰن علوی)

ادارہ ثقافت اسلامیہ میں خلیفہ پھلواری

اور فضل الرحمٰن کا "بروز"

نظریاتی مملکت پاکستان جس کا سرکاری مذہب اسلام منظور ہو چکا ہے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہاں علم و فکر کے نام پر ہمیشہ جہالت کی پرورش کی گئی اور غریب مسلمانوں کی خون پسینے کی کمائی سے لاکھوں روپیہ معتقدات دینی کی حقیقتوں کو مسخ کرنے کے لئے صرف کر دیا گیا۔

اس سلسلہ کی ایک کڑی تو ادارہ تحقیقات اسلامی ہے۔ جو اب اسلام آباد میں ہے۔ اس کے سابقہ ڈائرکٹر فضل الرحمٰن نے "اسلام" لکھ کر جو غضب ڈھایا اس کا ردعمل آج تک عوامی حلقوں میں موجود ہے۔

فضل الرحمٰن گیا، لیکن اس کا "اسلام" موجود ہے۔ چھپ رہا ہے بک رہا ہے۔

اسی طرح کا ادارہ لاہور میں ہے۔ نام ہے "ادارہ ثقافت اسلامیہ"۔ حکومتوں کو اس ادارہ سے بھی ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ اس لئے کہ یہ ادارہ بھی حکومت کے کام آتا ہے۔ اور موسیقی کے شرعی جواز پر پھلواریوں سے کتابیں لکھوا کر اور جمالی فن کے سلسلہ میں الہامی سند مہیا کرتا ہے۔

اس ادارہ کے سربراہ خلیفہ عبد الحکیم ہو گذرے ہیں جنہوں نے اقبال اور ملا لکھ کر ایک خطرناک منصوبہ پروان چڑھانے کی کوشش کی تھی لیکن ؏

خدا شرے بر انگیزد کہ خیرے ما دراں باشد

خلیفہ صاحب چل بسے اور کام ادھورا رہ گیا، لیکن ان کی معنوی اولاد موجود ہے اور مصروف کار ہے۔ اس ادارہ کی تازہ پیشکش عدالت عالیہ کے سابق چیف جسٹس رحمان صاحب کی انگریزی کتاب ہے جس کا اردو ترجمہ "اسلام میں مرتد کی سزا" ہے۔ رحمان صاحب نے پرانے بوسیدہ ہتھیاروں سے کام لیکر وہی بات کہی ہے جو اس قماش کے لوگ ہمیشہ کہتے چلے آئے ہیں کہ ؏ انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ۔

ملکی آئین بن چکا ہے۔ نفاذ کا مسئلہ درپیش ہے۔ قادیانیت کے مسئلہ میں جذبات و احساسات ایک خاص رخ پر پہنچ چکے ہیں۔ ایسے میں اتنے بڑے ذمہ دار آدمی کی طرف سے یہ کتاب بڑے طوفان کا پتہ دیتی ہے (رحمان صاحب فضل الرحمانی ادارہ سے بھی وابستہ رہے ہیں) میں اکابر علماء اور ذمہ دار حضرات سے گذارش کروں گا کہ وہ فضل الرحمٰن کی طرح اس حرکت کا بھی سختی سے نوٹس لیں اور اس کتاب کے سلسلہ میں حکومت سے دو ٹوک بات کریں۔ دنیا بھر کے دین دشمنوں کے ہاتھ میں یہ بڑی پاکستانی سند ہو گی۔ بزرگ حالات سے خود آگاہ ہیں۔ زیادہ کہنا مناسب نہیں۔

قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد مسترد

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق ممبر قومی اسمبلی مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نیشنل اسمبلی کے سیکرٹری کے نام حسب ذیل قرارداد شامل کرنے کا تحریری نوٹس بھیجا تھا۔

"اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان میں مرزائی جماعت اور اس کے تمام افراد (قادیانی اور لاہوری ہر دو جماعتوں) کو قرآن و سنت اور اجماع امت کے متفقہ فیصلہ کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تحسین اور تائید کرتی ہے۔ جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کی رجسٹریشن کرانے پر زور دیا گیا ہے۔ نیز آئندہ کے لئے حضور نبی کریمؐ کے بعد کسی قسم کا دعویٰ نبوت کرنے یا ایسے کسی مدعی کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ مرتد کا سلوک کیا جائے"۔

قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے ڈپٹی سیکرٹری نے ۲۴ مئی کو تحریری جواب میں یہ کہتے ہوئے اس نوٹس کو مسترد کر دیا کہ ایسی کوئی قرارداد اسمبلی کے قواعد اور طریق کار پر پورا نہیں اترتی۔ اس لئے اسے زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

مولانا عبد الحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی نے بھی اس نوعیت کی قرارداد کا نوٹس دیا۔ مگر اسپیکر نے اپنے چیمبر میں ہی اسے مسترد کر دیا۔

جھوٹی خبر کی تردید

حضرت مولانا قاضی مہدی الزمان صاحب کھٹانہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ویلی کاغان و ناظم اول جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ نے ۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء کے اخبار نوائے وقت میں شائع ہونے والی اس خبر کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ بالاکوٹ جمعیۃ علماء اسلام کے چار ممتاز لیڈر قاضی مہدی الزمان کھٹانہ قاضی خلیل احمد خطیب بالاکوٹ۔ شیر افضل خان اور سردار محمد اسرائیل مولانا ہزاروی کے ساتھ اختلاف کی بنا پر جمعیۃ علماء اسلام سے علیحدہ ہو کر جماعت اسلامی میں شامل ہو گئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ حضرت مولانا ہزاروی ہمارے بزرگ ہیں۔ ہمیں ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں اور میرے وہ ساتھی جن کے متعلق یہ غلط خبر دی گئی ہے۔ اب بھی جمعیۃ میں ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔ خدا ہمیں دنیا و آخرت دونوں میں علماء حق کے ساتھ رکھے اور ہمیں حضرت مولانا ہزاروی اور جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔

سردار عبد القیوم کو مبارکباد

مہانڈری ویلی کاغان ۲۵ مئی۔ ویلی کاغان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر اور تحصیل مانسہرہ جمعیۃ کے ناظم اول حضرت مولانا قاضی مہدی الزمان صاحب کھٹانہ نے آج ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے صدر جناب عبد القیوم خان صاحب کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگانے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ویلی کاغان کے عوام کی طرف سے ان کو مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

خان قیوم اور خورشید حسن میر کو برطرف کیا جائے

راولپنڈی۔ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر راولپنڈی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد رولیس خان نسیم نائب صدر مولانا عبد العزیز اور ناظم نشر و اشاعت عطاء الرحمٰن خان نے ایک مشترکہ بیان میں صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ خان عبد القیوم خان وزیر بے محکمہ خورشید حسن میر کو فی الفور ان کے عہدوں سے الگ کیا جائے۔ اس لئے کہ خان قیوم اس ملک میں وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو گوبلز اور اس کے حواریوں نے جرمنی میں ادا کیا۔ جس کا بین ثبوت صدر آزاد کشمیر کے خلاف ان کی مکروہ سازش ہے۔ جمعیۃ کے مرکزی راہنماؤں نے بھی خان قیوم کی برطرفی کو ملک و ملت کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔

دعائے صحت

قارئین حضرت مولانا عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے خلوص دل سے دعا فرمائیں (ادارہ)

آزاد کشمیر اسمبلی اور امتِ مرزا

مرزائیوں کی غلط بیانیاں اور مغالطہ آفرینیاں

محمد سعید الرحمٰن علوی

ڈاک کے ذریعہ ایک سولہ صفحات پر مشتمل رسالہ موصول ہوا۔ سرورق کچھ اس طرح ہے :-

احمدیوں کے بارے میں
آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد
تجزیہ اور حقیقت حال

لاہور کے مکتبہ جدید کا چھپا ہوا یہ خوبصورت رسالہ ناشر کے نام سے متعلق خاموش ہے۔ قیاس یہ ہے کہ یہ حکومت پاکستان کے کسی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے کی کرم فرمائی ہے کہ اسی طرح کے دو رسالے اسی پریس کے شائع شدہ چند دن پہلے ڈاک سے مل چکے ہیں، جو ایک سیاسی جماعت سے متعلق تھے۔ خدا کرے میرا گمان غلط ہو، لیکن خدانخواستہ حکومت کسی بھی طرح اس واقعہ میں ملوث ہوئی تو یقین کریں بیڑا اب ڈوبا کہ جب ڈوبا۔

یہ رسالہ امت مرزائیہ کی آزاد کشمیر شاخ کے امیر مسٹر منظور وکیل کا پریس ریلیز ہے (دیکھیں صہ ۲)

رسالہ میں سنگین نوعیت کی غلط بیانیاں اور مغالطہ آفرینیاں دیکھ کر کتابوں کی طرف مراجعت کئے بغیر یہ سطور قلم برداشتہ لکھ ڈالیں کہ تاریخی ریکارڈ صاف رہے۔

یہ سطور اس پریس ریلیز پر مکمل تبصرہ تو نہیں البتہ بطفیل خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس زہر کا شافی علاج ضرور ہے۔

(۱) قرارداد کے الفاظ ٹرسٹی روزنامہ مشرق کی اشاعت ۵/۲۳ سے لئے گئے ہیں اور صہ ۲ پہ نوٹ دے کر لکھا ہے کہ پچیس ممبروں کے ہاؤس میں سے اپوزیشن کے گیارہ ممبر موجود نہ تھے۔

ہماری معلومات کے مطابق دس ممبر موجود نہ تھے چلو گیارہ ہی سہی لیکن منظور صاحب، ان کے اعوان و انصار اور ان کے بے حمیت سرپرست ان گیارہ یا دس سے اس قرارداد کے برعکس قرارداد پیش کرا دیں تو مانیں؟ چند ممبروں کے کسی وجہ سے موجود نہ ہونے کا سہارا لیکر آپ قرارداد کی اہمیت گھٹا نہیں سکتے۔ کچھ نہ کچھ ممبروں کا ہر وقت ہی اسمبلی سے غیر حاضر رہنا ایک روایت بن چکی ہے۔

(۲) تجزیہ کرتے ہوئے قرارداد کو مذہب کی آڑ میں ملک و قوم سے مہلک و بھیانک غداری قرار دیا گیا ہے صہ ۲۔

غداری کا لفظ ہمارے یہاں شرمندۂ معنی آج تک نہیں ہو سکا۔ بہرحال منظور صاحب کس مذہب اور کس ملک و قوم کی بات کرتے ہیں۔ محمدی مذہب جو پاکستان کا بھی سرکاری مذہب ہے کے خلاف آپ ایک نام نہاد مذہب کے علمبردار ہیں۔ اور اس کے نہ ماننے والوں کو بے نقط سنانا آپ کے بزرگوار مرزا کادیانی سے لیکر چھوٹے بڑوں کی روحانی غذا ہے۔

قوم تو وہی ہے جس کو آپ کے گرو صاحب نے ذریتہ البغایا کہا۔ محض اس لئے کہ اس مجبور و مقہور قوم نے دامن محمد علیہ السلام سے وابستگی قائم رکھی اور مرزا صاحب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

ملک کا معاملہ ہے تو سیدھی بات یہ ہے کہ پاکستان و آزاد کشمیر کا وجود محمدی مذہب سے وابستہ ہے۔ مذہب نہ ہوتا تو پاکستان نہ ہوتا۔ لیکن آپ کو اس ملک سے اتنا عناد ہے کہ بہشتی مقبرہ کی بوسیدہ ہڈیوں تک کو کادیان لے جانے کی فکر و اہتمام ہے۔ ان حقائق کے بعد مذہب، ملک، قوم کا شور بے معنی سی بات ہے۔

انہی حقائق کے پیش نظر آزاد کشمیر اسمبلی نے یہ قدم اٹھایا۔ اس سے پہلے حکومت مصر، شام، لیبیا، سعودی عرب، افغانستان نے اٹھایا۔ بہاولپور، جیمس آباد راولپنڈی کی عدالتوں نے اس اقدام کو صحیح قرار دیا اور مرحوم اقبال (مصور پاکستان) نے تو ۱۹۳۶ء میں آپ کو اس ملک اور اسلام کا غدار قرار دیا تھا۔

(خط و کتابت اقبال و جواہر لعل نہرو)

(۳) تجزیہ میں اس قرارداد کو تحریک آزادی کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی سازش سے تعبیر کرتے ہوئے استحکام پاکستان کے بھی خلاف قرار دیا گیا ہے۔

(۴) اور اس دعویٰ کو مدلل کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا گیا ہے۔ ۱۹۳۱ء سے اب تک تحریک آزادی کشمیر کا ہر موڑ جماعت مرزائیہ کے کھاتہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہی غلط بیانیوں کا سطور مندرجہ کے ذریعہ ازالہ مقصود ہے۔

(۵) ارشاد ہے کہ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی بنی۔ مسلم زعماء بشمول اقبال مرحوم ممبر تھے جبکہ مرزا محمود آنجہانی صدر!

اس حد تک تو ہم بات تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن منظور صاحب لاتقربوا الصلوٰۃ پر قناعت نہ کریں۔ آگے بتائیں کہ کشمیر کمیٹی کا حشر کیا ہوا؟

کیا یہ حقیقت نہیں کہ اقبال سمیت جملہ مسلم اکابرین مرزائی عزائم بھانپ کر علیحدہ ہو گئے اور بالخصوص اقبال نے اس جماعت اور اس کے امیر کو آڑے ہاتھوں لیا۔ مرزائی عزائم کشمیر کو اپنی سٹیٹ بنانے کے تھے۔ نتیجتہً اقبال کو کہنا پڑا کہ یہاں تو اجتماعی مفادات سے گروہی مفادات زیادہ عزیز ہیں۔ انہوں نے واضح کیا تھا کہ مرزائی لوگ اپنے امیر و امام کے بغیر سسکتے کو پانی پلانا گناہ سمجھتے ہیں۔

(۶) پہلے تو مرزائیت کو بڑے لوگ ایک فرقہ کی حیثیت دیتے۔ لیکن اس واقعہ کے بعد اقبال سمیت سبھی پر مرزائیت منکشف ہو گئی۔ انہوں نے اس کو خوب پڑھا اور اسے ہندوستان و اسلام کا غدار کہا (جب ہندوستان ہی تھا) پنڈت نہرو نے ان کے حق میں قلم کو حرکت دی تو اقبال نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس گروہ کو بھی یہودیت سے تعبیر کیا اور اسے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار و پراگندگی کا باعث کہا (جیسا کہ پاکستانی وزیر اطلاعات جناب کوثر نیازی فرماتے ہیں۔ بنیادی حقیقتیں صہ ۱۱۵-۱۱۴) برٹش حکومت سے ان کی علیحدہ حیثیت تسلیم کرکے انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اور خود انجمن حمایت اسلام کے صدر کی حیثیت سے انجمن کے مرزائی ممبران کو نکال باہر کیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک مرزائی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

(۷) منظور صاحب بتائیں کہ آپ کے امیر کی سربراہی میں بننے والی کمیٹی نے کیا کارنامہ سرانجام دیا۔ سوائے اس کے کہ اس خطہ کو مرزائی سٹیٹ بنا کر عجمی اسرائیل قائم کرنے کی مکروہ سازش کی۔

(۸) اس کے برعکس انہی سالوں میں برصغیر کے جیالوں کی جماعت مجلس احرار اسلام نے ناقابل فراموش قربانیاں دیں اور ڈوگرہ راج کو ہلا کر رکھ دیا۔ قید و بند کے مرحلے، شہادت کے واقعات کون سے ڈھکے چھپے ہیں۔ اگر آپ کا امیر آڑے نہ آتا اور برطانوی ڈنڈا پس پردہ کام نہ کرتا تو کشمیر کی حیثیت آج کچھ اور ہوتی۔

(۹) صہ ۵ پر گورداسپور کا قصہ چھیڑ کر یاد کرایا گیا ہے کہ قادیانیوں کو کافر شمار کرکے گورداسپور غیر مسلم اکثریت کا ضلع بنتا ہے۔ نتیجہ انڈیا کے حق میں جاتا ہے۔ تو جانِ من کونسا گورداسپور پاکستان کو مل گیا۔ آپ کی جماعت نے ہندو کا ساتھ دے کر انڈیا میں شامل کرایا اور گویا اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی (بقول خود)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

باؤنڈری کمیشن میں پیش ہونے والا آپ کا ممدوح ظفر اللہ دیانتداری کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے اپنے موکلوں اور محسنوں سے مشورہ بغیر گورداسپور کا کیس شیخ بشیر قادیانی وکیل کے سپرد کر دیتا ہے۔

(۱۰) آپ نے وادی میں بسنے والے "لکھو کھا" قادیانیوں کا ذکر کر کے رعب جمانے کی کوشش کی ہے (ص۹) ہمیں معلوم ہے آپ کتنے ہیں۔ اپنی آبادی کو بڑھا کر بتانا مرزا کا دبان سے لیکر آپ تک ہر ایک کا شیوہ ہے اسی قرارداد کے سبب آپ کے ناصر کو اختلاج قلب کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اور وہ بھی کل مرزائی ایک کروڑ بتا رہا ہے۔ اسے کہتے ہیں "جیتا جھوٹ" اور جھوٹ کی سزا لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔ آپ رائے شماری میں "مرزائی" لکھوا کر ثبوت مہیا کرنے کو تیار ہیں؟

(۱۱) پاکستان کے بعد جماعتی خدمات گنواتے ہوئے آزاد کشمیر کا وجود اپنی جماعت کا مرہون منت قرار دیا ہے (ص۱۰)

دلیل کے طور پر وادی کے ایک مرزائی سربراہ غلام نبی گلکار کا نام پیش کیا ہے۔

جناب من آپ کے حصہ میں یہ سربراہی یوں ہی آگئی ہے، جیسے ہمارے یہاں ظفراللہ کے حصہ میں وزارت خارجہ۔ وگرنہ آپ اور تحریک آزادی! آپ تو دشمن آزادی ہیں۔ جب دنیا کی آزادی کو آپ کا محسن برطانیہ تاراج کر رہا تھا۔ آپ "جشن" منا رہے تھے۔

اور کون نہیں جانتا ہے کہ خطوط متارکہ جنگ سے اس طرف بسنے والے مظلوم کشمیری مسلمان آپ ہی کے زخم خوردہ ہیں۔ آپ کا بس چلتا تو یہ حصہ آزاد نہ ہوتا گلکار صدر تو بنا لیکن بات نہ بنی۔

(۱۲) اقوام متحدہ میں کشمیر کیس کے سلسلہ میں ظفراللہ کی خدمات کا بڑے فخر و مباہات سے ذکر کیا گیا ہے۔

جی ہاں! ظفراللہ کی خدمات کی داستان بڑی طویل ہے۔ مختصراً باؤنڈری کمیشن کے سامنے دیانتداری کا مظاہرہ جس کے سبب گورداسپور طشتری میں رکھ کر انڈیا کو دینا پڑا (ہندو جج کے تاثرات) امریکی گندم (ارشادات خواجہ ناظم الدین منیر کورٹ میں) دس ہزار سے زائد جوانوں کے خون سے لاہور کی سڑکوں کو سیراب کرنا۔ ۶۵ء میں برطانیہ میں بیٹھ کر متوقع حکومت کے سلسلہ میں غور و فکر (یاد رہے کہ اس میٹنگ کے چند دن بعد جنگ چھڑ گئی، پورے ملک میں بلیک آؤٹ لیکن ربوہ میں روشنی حتی کہ کنکشن کٹوانے پڑے) وزیر خارجہ کی حیثیت سے نبوت مرزا کی تبلیغ! سفارت خانوں کو تبلیغی اڈے بنانا (حمید نظامی) عالمی عدالت کی ججی سے لیکر اب اسی عدالت میں جنگی قیدیوں کا مقدمہ پیش کرنا۔ الغرض یہ خدمات کی مختصر فہرست ہے۔ کبھی اس قسم کی قرارداد اسلام آباد میں پاس ہو گئی تو تفصیلی خدمات مع کچا چٹھا سامنے آجائیں گی۔

(۱۳) ص۱۲ پر "استحکام پاکستان کے لئے خطرہ" کے عنوان سے بڑے آنسو بہائے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ۵۳ء کو منظور صاحب نہیں بھولے۔ اصل ہے کہ ۵۳ء، ۵۲ء کا ردعمل تھا محمود کا بنجابی ۵۲ء

۵۲ء کرتا تھا، پھر ۵۳ء آ ہی گیا۔ علاوہ ازیں کوئٹہ اور مرزائی سٹیٹ فرقان بٹالین (جس کی حقیقت اسی مسلم کانفرنس کے رہنماؤں نے واضح کی لیکن اسلحہ آج تک نہ ملا) اور راولپنڈی بغاوت زیر قیادت میجر جنرل نذیر کا دیانی مسے تو نہیں حقائق ہیں۔ جب تو استحکام کو خطرہ نہ تھا اور اس وقت تو آپ نے پریس ریلیز جاری کرنا ضروری نہ سمجھا۔

(۱۴) ص۱۳ پہ کہتے ہیں کہ یہ قرارداد کسی دشمن ملک کا کرشمہ ہو سکتی ہے (یقینی بات تو نہیں کی اندیشہ ظاہر کیا ہے)

یا بو دشمن روس ہے، برطانیہ ہے، امریکہ ہے انڈیا ہے، اسرائیل ہے وغیرہ۔ اب ان میں سے اکثریت آپ کی محسن ہے مسلمانوں کی نہیں۔ لہذا قرارداد میں بیرونی ہاتھ نہیں البتہ بنگلہ دلیش کے بننے میں اسرائیل کا ہاتھ ہے (بھٹو صاحب کا اعتراف) اور اسرائیل کے ساتھ آپ کے تعلقات ایک حقیقت ہے۔ بیرونی مشن نامی کتاب جو آپ کے موجودہ خلیفہ کے چھوٹے بھائی کی انگریزی تصنیف ہے ملاحظہ فرمائیں (یاد رہے کہ پاکستان نے اسرائیل کو نہیں مانا اور اسرائیل نے امریکہ جیسے محسن کو تبلیغی اڈہ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن قادیان کے ساتھ خصوصی شفقت کا مظاہرہ کیا ہے)

اس ضمن میں یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے محمود میاں نے پاکستان کا وجود مشیئت الہٰی کے خلاف قرار دیا۔ اکھنڈ بھارت کی پیشن گوئی کی۔ غالباً اسی وجہ سے "بہشتی مقبرہ" کو کادیان منتقل کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ اب بتایئے استحکام کو خطرہ کہاں سے ہے اور کس سے ہے؟

(۱۵) ص۱۳ پر کہا گیا ہے کہ دنیوی اسمبلی کسی کو کافر قرار دینے کی مجاز نہیں۔

صحیح لیکن کافر کی نشاندہی تو جرم نہیں۔ قرآن و سنت کی واضح نشاندہی کے پیش نظر کافر کو کافر کہنا تو صحیح ہے۔ اس پر ناراضگی کیوں؟

(۱۶) آخر میں ص۱۴ میں بانی سلسلہ یعنی غلام کادیان کے ملفوظات (مرزائیوں کی الہامی کتاب) کی دوسری جلد ص۱۰۶، ۱۰۷ کے حوالہ سے اعلان کیا ہے کہ ہم قرآن کو خاتم الکتب اور پیغمبر عربی کو خاتم الرسل مانتے ہیں بجا اور صحیح لیکن یہ باتیں سیالکوٹ کچہری کے کلرک مرزا غلام احمد کادیانی کی ہیں۔ رئیس کادیان بانی سلسلہ کی نہیں، کیونکہ وہ ملفوظات مقدسہ کو الہام و وحی کہتے اور ان پر ایمان لانا ضروری فرماتے ہیں بصورت دیگر مغلظات سناتے ہیں۔

نیز صرف ظلی اور بروزی، غیر تشریعی (حالانکہ یہ مہمل اصطلاحیں ہیں) ہی پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دامن میں اتنے معجزات رکھتے ہیں جو از آدم تا محمد علیہ السلام کی نبوت کی صداقت کے لئے دلائل

بن سکتے ہیں۔

اس کے بعد خاتم الکتب اور خاتم الرسل کا دعویٰ فراڈ نہیں تو کیا ہے؟

ملفوظات کی پٹاری کو اٹھا کر پھینک دیجئے مرزا کے ارشاد کے مطابق محمدی مذہب کو حقیقی نجات دہندہ مان کر خود بہکے ہوئے مرزا سے بھی منہ موڑ لیجئے تو آپ ہمارے بھائی!

وگرنہ ظفراللہ خاں مرزا کی پٹاری کو حقیقی اور زندہ مذہب کہہ کر محمدی مذہب کو مردہ کہتا رہے گا ایم ایم احمد عدالت میں غلام کادیان کو نبی کہہ کر اس کے مخالفوں کو جب تک کافر کہتا رہے گا اور جب تک ربوہ پریس سے یہ لٹریچر چھپتا رہے گا۔ ہم سے رعایت کی توقع عبث!

خاتم الرسل، خاتم الکتب، زندہ مذہب اور حقیقی نجات دہندہ کو اصلی معنوں میں مان کر آجاؤ تم ہمارے بھائی۔

آخری لائن میں ارشاد ہے کہ اگر میرا یہ عقیدہ کفر ہے تو میں کافر بھلا، مجھے کسی فتوی کی پرواہ نہیں ماشاء اللہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ آپ کافر، میجر محمد ایوب کی قرارداد بھی یہی ہے کہ آپ کافر، پھر شور کیوں؟ حکومت کے نام دہائی دینا، ملک کے استحکام کا رونا، تحریک آزادی کشمیر کی بربادی پر آنسو بہانا چہ معنی دارد؟

آپ اپنے کو کافر کہیں تو صحیح، ہم کہیں تو گردن زدنی

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی

وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں ہے

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بھلوال کا اجلاس

۱۱ر جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے تحصیل بھلوال کی مجلس شوریٰ اور نو بجے ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر تحصیل میں ہو رہا ہے۔ دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی کو دعوت نامہ نہ ملا ہو تو اس اعلان کو دعوت نامہ سمجھ کر بروقت پہنچنے کی کوشش کریں اور اپنے علاقے کے ممبر سازی کے رجسٹر بھی ساتھ لائیں۔ اجلاس میں جماعتی ترقی کے اہم امور پر غور و خوض کیا جائے گا۔

(جلال الدین ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

مظفر گڑھ کے لئے تنظیمی کمیٹی

حضرت مولانا محمد احمد صاحب امیر جمعیۃ مظفر گڑھ نے شہر میں جمعیۃ کی تنظیم نو اور رضاکاروں کا نظام بہتر بنانے کے لئے جناب حکیم غلام رسول صاحب کی سرکردگی میں کمیٹی قائم کر دی ہے۔ دوسرے ارکان کے نام یہ ہیں جلال دین، منشی یاسین، عطاء الرحمن اکرم شاہد۔

تحریکِ آزادیٔ کشمیر کو نئے سرے سے منظم کرنے کی ضرورت ہے

مدیر ترجمانِ اسلام کے نام —— صدر آزاد کشمیر کا مکتوب

مکرمی و محترمی جناب مدیر صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

مزاج گرامی ؟

آج ہم ملکی و ملی سطح پر جن سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قومی سطح پر غور و خوض کر کے کوئی متفقہ اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی تمام اجتماعی اور انفرادی قوتوں اور وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔ صرف اس طرح ہم اس بہت بڑے چیلنج سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ جو آج ہمیں ملکی و ملی سطح پر درپیش ہے۔

اس وقت ہمیں قومی سطح پر جن سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ ان میں سے ایک انتہائی اہم مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر، نظریاتی، تمدنی، جغرافیائی اور تاریخی ہر اعتبار سے پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک آزادی کشمیر اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتداء ہی سے تحریک پاکستان کا ایک حصہ رہی ہے۔ پھر تقسیم برصغیر کے اصولوں کے مطابق غالب مسلم اکثریت کا علاقہ ہونے کی وجہ سے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن بھارت نے ان تمام اصولوں اور کشمیری عوام کی خواہش اور کوشش کے بالکل علی الرغم کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے ساتھ مل کر ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعہ جس کا مقصد بالآخر مسلمانان برصغیر کا مکمل استیصال کر کے ایک عظیم برہمنی سامراج کا قیام تھا۔ ریاست کے ایک بڑے حصہ پر جابرانہ تسلط جما لیا۔ اور اب انتہائی عیاری اور پوری قوت کے ساتھ ریاست کے باقی ماندہ حصہ آزاد کشمیر کو بھی ہڑپ کرنے کے لئے بڑھ رہا ہے اور اس کے لئے صرف فوجی اور سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بھارتی سامراج کی سٹریٹیجی ہندوؤں کی سیاسی بائبل "ارتھ شاستر" کے الفاظ میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ "جب تم اپنے دشمن کو مارنا چاہو، تو اسے اپنا دوست بنا لو۔ پھر جب تم اسے مارنے لگو، تو اس سے بغلگیر ہو جاؤ۔ اور جب تم اسے مار چکو، تو اس کی لاش پر آنسو بہاؤ۔"

جو لوگ پاکستان کے دفاعی امور پر نظر رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آزاد کشمیر کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے دفاعی حصار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قائد اعظم نے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ کوئی بھی باغیرت قوم اپنی شہ رگ کو دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیتی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کی یہی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت ہے۔ جس کی وجہ سے بھارت اس کے ایک حصہ پر غاصبانہ تسلط کے بعد اب اپنی پوری قوت اور عیاری سے کام لے کر اس کے بقیہ حصہ آزاد کشمیر پر بھی قبضہ جمانے کے لئے کوشاں ہے اور اس خطہ کے ایک ایک انچ پر تسلط جمانے اور باقی رکھنے کے لئے اپنی پوری فوجی اور سیاسی قوت کو استعمال کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان کے اس دفاعی حصار کے ختم ہو جانے کے بعد اس کے لئے پاکستان کے مشرقی بازو کی طرح اس کے مغربی بازو پر بھی تسلط جما لینا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا۔ اور یوں اسلامیانِ برصغیر کی اس آخری پناہ گاہ "مملکت خداداد پاکستان" کو ختم کرنے کے بعد اس کے لئے اکھنڈ بھارت کی صورت میں ایک عظیم برہمنی ریاست کے قیام کے دیرینہ خواب کو شرمندۂ تعبیر بنانا آسان ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھارت کے ان توسیع پسندانہ عزائم اور اس کی مخصوص سٹریٹیجی کو سمجھ کر اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نہایت سنجیدگی سے غور و خوض کریں۔

یہاں یہ ذکر بیجا نہ ہوگا کہ بدقسمتی سے پچھلی ایک مدت سے بعض حلقوں میں غالباً بھارتی اور عالمی سامراجی قوتوں کے پروپیگنڈہ کے باعث یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ کشمیر کا پاکستان سے اور تحریک آزادی کشمیر کا تحریک پاکستان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اپنے پس منظر نصب العین اور اہمیت کے اعتبار سے صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت پاک کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ تحریک آزادی کشمیر کے تحریک پاکستان ہی کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر کی آزادی، اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر تحریک پاکستان کی تکمیل ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ بھارت تحریک آزادی کشمیر کو کچل کر پوری ریاست جموں و کشمیر کو اپنے جارحانہ تسلط کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں خود پاکستان کی بقاء اور سالمیت بھی خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتی ہے۔

یہاں اس حقیقت کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بھارت کے جارحانہ عزائم کا ہدف صرف پاکستان ہی نہیں پورا عالم اسلام ہے۔ اور اس کے اصل عزائم یہ ہیں کہ وہ اپنے گرد و پیش مسلم ممالک "پاکستان" "افغانستان"، "ایران"۔ "انڈونیشیا" وغیرہ پر قبضہ کر کے اپنے قدیم دیو مالائی تصور کے مطابق دریائے جیحون سے بحیرۂ روم تک ایک عظیم برہمنی سلطنت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس اعتبار سے بھارتی جارحیت صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کے لئے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ یوں بھی مسئلہ کشمیر صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ کشمیر اس وقت ایک انتہائی نازک اور سنگین صورت حال سے دوچار ہے۔ گذشتہ پاک بھارت جنگ کے نتائج نے بھارتی سامراج کے حوصلوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ وہ انتہائی عیاری اور پوری قوت سے کام لے کر ریاست جموں و کشمیر کے بقیہ حصہ "آزاد کشمیر" پر قبضہ کر کے تحریک آزادی کشمیر کو کچل دینے کی تیاری کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان کو کچھ بھی مہلت مل گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے جارحانہ عزائم کا سر کچلنے کے قابل ہو جائے گا۔ اس لئے وہ پاکستان کو مزید مہلت دیئے بغیر اس کے خلاف ایک بار پھر جارحیت کا ارتکاب کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر ملت پاک اس سلسلہ میں اپنے موقف کو متفقہ طور پر پوری قوت و یک جہتی کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھ دے تو یہ بات بھارتی جارحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت کے ہاتھ بھی مضبوط کرے گی۔ اور اس سے عالمی رائے عامہ بھی بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے حق میں ہموار ہوگی۔ لیکن اگر اس وقت ملت پاک نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ بھارت اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہو گیا تو یہ صرف تحریک آزادی کشمیر کے لئے ہی نہیں بلکہ خود پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لئے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ اور تاریخ ہماری اس کوتاہی کو کبھی معاف نہیں کرے گی

(باقی صد ۱۲ پر)

حکومت اگر عوام سے کئے گئے وعدے پورے نہیں کر سکتی تو مستعفی ہو جائے

دفعہ ۱۴۴ کا اندھا دھند استعمال ختم کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس عمومی کا اجلاس

مولانا سید محمد شاہ صوبہ سندھ کے امیر اور مولانا نور محمد ناظم عمومی منتخب ہو گئے

جمیعۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس عمومی کا جنرل اجلاس ناظم انتخابات سندھ کی زیر نگرانی ۲۰ رمئی ۱۹۷۲ء کو حیدر آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار ۳ سال کے لئے منتخب کئے گئے۔

سر پرست :- (۱) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی (۲) حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف (۳) پیر علی احمد شاہ صاحب درگاہ اکبری قادری سکرنڈ۔

امیر — مولانا سید محمد شاہ امروٹی سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف - سکھر سندھ

نائب امیر — مولانا عبدالکریم صاحب مدرسہ سراج العلوم بیر شریف تحصیل قنبر ضلع لاڑکانہ سندھ

نائب امیر — مولانا محمد اسفندیار صاحب مدرسہ صدیقیہ مجددیہ علامہ اقبال کالونی بکرا پیڑی کراچی سندھ

ناظم عمومی — مولانا نور محمد صاحب مدرسہ دارالفیوض ہاشمیہ سجاول ضلع ٹھٹھہ سندھ

ناظم — حاجی کرامت اللہ صاحب قائم خانی ٹنڈو یوسف روڈ حیدر آباد سندھ

ناظم ۲۔ جناب مولانا سید احمد شاہ صاحب ٹھل نوں ضلع جیکب آباد سندھ

سیکرٹری اطلاعات و نشریات - جناب بشیر احمد رانا کراچی۔

خازن — جناب حاجی شبیر احمد صاحب گھی مرچنٹ نو آباد میانی روڈ حیدر آباد سندھ

سالار — جناب محمد عرفان قادری صاحب ٹنڈو آدم ضلع سکھر

ناظم دفتر - شیخ محمد ادریس سکھر۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں

(۱) یہ اجلاس بڑھتی ہوئی مہنگائی پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنا روٹی، کپڑا کا وعدہ پورا کرے اور پاکستان کے ہر شہری کو سستے داموں ضروریات زندگی کی اشیاء فراہم کرے۔ اگر موجودہ حکومت یہ ...... مطالبے پورے نہیں کر سکتی تو فوری طور پر مستعفی ہو جائے۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں جا بجا دفعہ ۱۴۴ کے استعمال کو خطرناک تصور کرتا ہے اور یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ ملک میں دفعہ ۱۴۴ کی حکومت ہے نہ کہ کوئی آئینی حکومت ہے اس دفعہ کا بیجا استعمال کر کے عوام میں خوف و ہراس پیدا کیا جاتا ہے اور موجودہ حکومت کے سامنے جھکنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام ملک سے دفعہ ۱۴۴ ختم کر کے جمہوریت پسندی کا ثبوت دے۔

(۳) یہ اجلاس متحدہ جمہوری محاذ کے قائدین کو اُن کی کوششوں پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جو وہ ملک میں آمریت کو ختم کرنے اور جمہوریت کی بحالی کے لئے انجام دے رہے ہیں۔ ساتھ ہی ان عناصر کی سخت مذمت کرتا ہے جو جمہوری راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کے ساتھ اندھا دھند گرفتاریوں اور خوف و ہراس کی فضا پیدا کر رہے ہیں یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور جمہوری عمل میں سد راہ نہ بنے۔

(۴) یہ اجلاس سرحد بلوچستان کی غیر قانونی حکومتوں کے سربراہوں کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس بلا کر اکثریت ثابت کریں ورنہ یہ اجلاس یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ چند مفاد پرست انسان پاکستان کے ۵ کروڑ عوام کو اپنے مفاد کی قربان گاہ پر قربان کرنا چاہتے ہیں جیسے کہ اس سے پہلے ایک فرد واحد نے، کروڑ انسانوں کو اپنی انانیت پر قربان کر دیا ہے۔

(۵) جمیعۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی جنرل کونسل کا یہ اجلاس سندھ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ضلع سکھر کے قصبہ رستم اور داد لغاری کے علاقوں کو بجلی پانی، ہسپتال جیسی ضروریات کی چیزیں فوراً فراہم کرے ورنہ اسے کوئی ٹیکس وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے - یہ دونوں علاقے صرف اس لئے پسماندہ رکھے جا رہے ہیں کہ ان علاقوں کے عوام دینی ذہن رکھتے ہیں - اس لئے یہ اجلاس واشگاف الفاظ میں حکومت سندھ کو بتا دینا چاہتا ہے کہ اگر ان علاقوں کو ان کی بنیادی ضروریات مہیا نہ کی گئیں تو اس علاقے کے عوام کوئی ٹیکس ادا نہیں کرینگے۔

(۶) یہ اجلاس اپنے مرکزی اکابرین حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور - حضرت مولانا خان محمد صاحب پر اپنے بھرپور اور مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے سفارش کرتا ہے کہ مرکزی انتخاب جلد از جلد کرایا جائے۔

جمیعۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے انتخاب افسر اور قائد سندھ جناب سید محمد شاہ امروٹی نے سندھ کے جنرل کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہم اور آپ اونچے مقصد اور اعلیٰ روایت کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں - جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں اُن قدروں کو اجاگر کرنا ہے۔ جو ہمارے اسلاف کی روایت رہی ہیں۔ اس لئے اخلاف کا فرض ہے کہ وہ بھی اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے اس مشن کو پورا کرے جو کہ ان کی زندگی کا اہم مقصد رہا ہے اور جس کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے گذارا وہ مخزن اخلاق تھے، سراپا اخلاص تھے۔ اب اگر ہم ان حضرات کا نام لیتے ہیں اور خود کو ان کا جانشین تصور کرتے ہیں تو ہم نے بھی اخلاص، اخلاق کے ساتھ ان کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ ہمارا اور آپ کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس ملک میں جو ہمارے اکابر حضرات کی قربانیوں سے وجود میں آیا، مکمل اسلامی نظام رائج ہو جائے - یہی مقصد حضرت درخواستی، حضرت مفتی محمود اور حضرت ہزاروی صاحب کا ہے - ہماری جماعت مخلصین اور مفلسین کی جماعت ہے - ہمیں ایک دوسرے پر اعتماد کرنا ہے اور کوئی ایسی بات نہیں کرنی ہے۔ جس سے کسی کے دل کو ٹھیس پہنچے اس لئے میں حضرات سے گذارش کروں گا کہ جو حضرات اس اجلاس میں عہدیدار منتخب ہوں - وہ اپنے آپ کو صرف ایک کارکن تصور کریں اور ورکروں کے ساتھ حسن سلوک کریں تاکہ ہم سب مل کر اس ملک میں اسلامی نظام برپا کر سکیں اور اپنے بزرگوں کی روحوں کو خوش کر سکیں - وما علینا الا البلاغ۔

امیر مرکزیہ کی حافظ آباد میں آمد

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ۱۴ر جون بروز جمعرات مدرسہ اشرفیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے سالانہ جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں پھوٹ ڈالنے کی کوششیں ناکام ثابت ہوں گی

مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی دونوں ہمارے بزرگ ہیں

(مولانا محمد سرفراز)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عمومی کا سہ ماہی اجلاس ۲۷ مئی بروز اتوار ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ بالمقابل ریلوے اسٹیشن منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ضلعی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں نے کی۔ آپ نے خطبہ افتتاحیہ میں فرمایا کہ علماء حق کی جدوجہد کے نتیجہ میں ہی آج برصغیر میں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں۔ علماء حق کے طبقہ نے ہر قسم کی قربانیاں دے کر اسلام کی حفاظت کی ہے اور یہ جدوجہد انشاء اللہ تاقیامت جاری رہے گی۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام حق پرست علماء اور دیندار علماء کی جماعت ہے۔ اس کے قائدین کے درمیان رائے کا اختلاف ممکن ہے۔ مگر ان کے گروپوں میں تقسیم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے قومی پریس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹی خبریں شائع کرکے جمعیۃ میں پھوٹ ڈالنے کی مسلسل کوشش کی جا رہی ہے مگر ایسی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی دونوں ہمارے بزرگ ہیں اور وہ آپس کے اختلاف کو باہمی افہام و تفہیم سے ہی نمٹالیں گے۔

جمعیۃ کے ناظم عمومی مولانا زاہد الراشدی نے سہ ماہی کارگذاری کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تین ماہ کے عرصہ میں ضلع بھر میں ۹۵ تبلیغی اجلاس ہوئے۔ جن میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب مبلغ ضلع نے ۳۳ میں۔ خود انہوں نے ۲۲ میں، مولانا محمد یوسف رحمانی نے ۱۵ اجلاسوں میں شرکت کی۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی اس دوران ۱۲ عام جلسوں سے، مولانا محمد احمد شیخوپوری نے ۴ جلسوں سے اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب جہلمی نے ۲ جلسوں سے خطاب فرمایا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں

(۱) یہ اجلاس آزاد کشمیر کی جمہوری حکومت کے خلاف مرکزی وزارت امور کشمیر کی مسلسل ریشہ دوانیوں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کی سازشیں فی الفور ختم کی جائیں۔ یہ اجلاس خبردار کرتا ہے کہ سردار عبد القیوم خاں کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی قادیانیت کے تحفظ کے مترادف سمجھی جائے گی اور اس کے تمام تر نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(۲) یہ اجلاس بلوچستان میں فوجی مداخلت کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سے فوج کو واپس بلایا جائے۔ گورنر بگٹی کو برطرف کیا جائے اور نیپ جمعیۃ کے اکثریتی پارلیمانی گروپ کو حکومت بنانے کا موقع دیا جائے۔ نیز یہ اجلاس بلوچستان جمعیۃ کے راہنماؤں مولانا شمس الدین، مولانا صالح محمد اور مولانا عبد الحق کے اس جرأت مندانہ کردار پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے صدر بھٹو کی طرف سے وزارتوں کی پیشکش کو مسترد کرکے اصول پسندی کا عملی مظاہرہ کیا ہے،

(۳) یہ اجلاس قادیانی امت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کی طرف سے خانہ جنگی کی دھمکی کی شدید مذمت کرتے ہوئے تمام جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مشترکہ لائحہ عمل طے کریں۔

(۴) یہ اجلاس جنگی قیدیوں کی مسلسل نظر بندی اور ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک پر بھارت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے عالمی رائے عامہ پر زور دیتا ہے کہ بھارت کو جنگی قیدی واپس کرنے پر مجبور کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس فلپائن میں عیسائی اکثریت کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے اور پاکستان و دیگر مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مداخلت کرکے فلپائنی مسلمانوں کی جان و آبرو کی حفاظت کریں۔

(۶) یہ اجلاس متحدہ جمہوری محاذ کی سرگرمیوں کو لائق تحسین سمجھتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۷) یہ اجلاس وزیر مواصلات سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوجرانوالہ کو فون کے ڈائرکٹ ڈائیلنگ سسٹم کے ذریعہ بڑے شہروں سے ملانے کا وعدہ جلد پورا کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس علی پور چٹھہ اور قلعہ دیدار سنگھ میں سینماؤں کی تعمیر کے خلاف عوامی جدوجہد کی پرزور حمایت کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان سینماؤں کی تعمیر کی اجازت نہ دی جائے۔

اجلاس میں ضلعی شعبہ تبلیغ کے قیام اور اس کے قواعد و ضوابط کی باقاعدہ منظوری دی گئی اور یہ طے پایا کہ ضلعی جنرل کونسل کا آئندہ سہ ماہی اجلاس ۲۶ اگست بروز اتوار صبح نو بجے وزیر آباد میں ہوگا۔

(ملک محمد حنیف ایم اے
ناظم نشر و اشاعت)

جلسہ کی اجازت دے کر منسوخ کر دی گئی

گذشتہ روز ملت ہوٹل میں جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کے ممتاز رہنما جناب غلام مصطفٰی چوہدری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ مئی ۷۳ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام ہونے والا تھا جس میں مسلمانان پاکستان کی دینی اور سیاسی رہنمائی کے لئے تقاریر ہونی تھیں خطاب کرنے والوں میں سے جناب قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ و قاری محمد حنیف صاحب ملتانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ ضلع رحیم یار خاں کی مقامی انتظامیہ نے جلسہ کی اجازت دے کر منسوخ کر دی اور وجہ یہ بتائی کہ آپ لوگ فرقہ دارانہ تقاریر کریں گے۔ بالخصوص "مرزائیوں" کے خلاف تقاریر ہوں گی۔ جمعیۃ کے عہدہ داروں نے ہر چند یقین دلایا کہ فرقہ دارانہ تقاریر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن دانستہ طور پر اے ڈی سی رحیم یار خاں نے تقریر کے آرڈر منسوخ کر دے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب خود موجود نہیں تھے۔ وہ چھٹی پر ہیں۔ متعلقہ حکام نے اجازت حاصل کرنے والوں کارکنوں کو خاصا پریشان کیا بلکہ مختلف شقیں نکالتے رہے، یہ نہ ہو، وہ نہ ہو وغیرہ۔ جب ہر بات مان لی گئی تو پھر بھی حکام نے عین تقریر کے روز حکم منسوخ کر دیا۔ جبکہ جمعیۃ کے ہزاروں کارکن اپنے رہنماؤں کے خیالات سننے کے لئے شہر میں پہنچ چکے تھے حال ہی میں کئی جلسے ہو چکے ہیں اور اجازت دی جاتی رہی ہے۔ لیکن جمعیۃ کے ساتھ جانبدارانہ سلوک کیا گیا ہے دوسری بات یہ کہ جمعیۃ کے ہزاروں کارکنوں کے جذبات کو نہ صرف مجروح کیا گیا۔ بلکہ اشتعال دلایا گیا تاکہ یہ لوگ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کریں اور ان کی گرفتاری کا جواز پیدا ہو۔ ہم انتظامیہ کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت پر زور دیتے ہیں کہ عوام کی آواز کو دبانے اور حقوق کو پائمال کرنے کی پالیسی ترک کر دے ورنہ پھر عوام اپنے حقوق کے لئے سڑکوں پر نکلنے کے لئے مجبور ہوں گے۔

آپ نے کہا کہ بلوچستان میں فوجی کارروائی کا مقصد مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کا موقع دیا جائے جو ان کا جمہوری حق ہے اور بلوچستان سے فوج واپس بلائی جائے

آخر میں ہم صدر مملکت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام گرفتار شدہ سیاسی لیڈروں، صحافی مزدوروں اور کسانوں کو رہا کیا جائے اور دفعہ ۱۴۴ اٹھالی جائے۔

پریس کانفرنس میں جمعیۃ کے ممتاز رہنما قاری محمد حنیف نے بھی خطاب کیا

جمعیۃ اس ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کی خاطر

جدوجہد جاری رکھے گی ——— مولانا غلام مرتضیٰ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی مجلس عمومی کا اجلاس اور انتخابات

دادو ۱۲ اپریل ۷۳ء مدرسہ دار الفیوض المحمدیہ دادو میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ جس میں ضلع بھر کی تقریباً ۲۰۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کے ناظم انتخابات محمد شفیع قریشی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ اس ملک میں قرآن وسنت کا عادلانہ نظام پوری طرح نافذ ہو۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے عوام جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ عوام ہمارا ساتھ تب ہی دے سکتے ہیں کہ آپ علماء کرام عوام کی صفوں کے اندر جائیں اور انہیں اسلام کا صحیح عادلانہ نظام سمجھائیں کہ آپ علماء کرام کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ تنظیم کے کام کو تیزی سے کریں۔ اب آپ اور ہم سب جمعیۃ علماء اسلام کے رکن ہیں۔ اس لئے اب ہمارا اٹھنا اور بیٹھنا، ہمارا بولنا اور سننا اور ہماری سوچ اور فکر سب جمعیۃ ہو گی۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی تنظیمی امور پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کے امیر مولانا غلام احمد مرتضیٰ صاحب ملکانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے ہر دور میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی ہے۔ اب بھی جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں قرآن وسنت کے عادلانہ نظام کو نافذ کرنے کے لئے پوری طرح جد وجہد کر رہی ہے۔ جمعیۃ کے اکابرین دن رات قوم کی صحیح خدمت کر رہے ہیں۔

انہوں نے اپنے خطاب کے دوران تنظیمی امور پر زور دیا۔ ان کے خطاب کے بعد محمد شفیع قریشی ناظم انتخابات کی نگرانی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کے عہدیداروں کا حسب ذیل انتخاب ہوا

ضلعی انتخابات

امیر	مولانا غلام احمد مرتضیٰ صاحب ملکانی دادو
نائب امیر اول	مولوی الٰہی بخش صاحب میہڑ
نائب امیر دوئم	مولوی محمد صالح صاحب ہٹی شریف
ناظم اعلیٰ	مولانا تاج محمد صاحب میہڑ
ناظم	محمد شفیع قریشی دادو
خزانچی	عبد الرزاق صاحب قریشی دادو
ناظم اطلاعات ونشریات	محمد شفیع قریشی دادو
نگران ناظم تحصیل دادو	حاجی حبیب الرحمٰن صاحب
نگران ناظم تحصیل میہڑ	مولانا سید نور محمد شاہ صاحب
معاون	مولوی الٰہی بخش صاحب
نگران ناظم تحصیل خیرپور ناتھن شاہ	مولانا محمد صالح صاحب
معاون	حافظ عبد الرحمٰن صاحب
نگران ناظم تحصیل جوہی	مولوی نظام الدین صاحب

نگران ناظم تحصیل سیہون شریف اور نگران ناظم تحصیل کوٹڑی کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

ارکان مجلس شوریٰ

(۱) مولانا غلام احمد مرتضیٰ صاحب ملکانی دادو
(۲) محمد شفیع قریشی دادو
(۳) نیاز محمد صاحب دادو
(۴) عبد الرزاق صاحب قریشی دادو
(۵) حاجی امان اللہ صاحب آخوند دادو
(۶) مولانا نثار احمد صاحب بہاولپور تحصیل جوہی
(۷) مولانا تاج محمد صاحب میہڑ
(۸) مولانا سید نور محمد شاہ صاحب ״
(۹) مولانا الٰہی بخش صاحب ״
(۱۰) مولانا محمد صالح صاحب ہٹی شریف خیرپور ناتھن شاہ
(۱۱) مولوی غلام محمد صاحب ״ ״ ״ ״
(۱۲) حاجی حبیب الرحمٰن اللہ یار خان لنڈ
(۱۳) حکیم مولوی محمد حسن صاحب مخدوم بلاول
(۱۴) قاری عبد المجید صاحب میہڑ

ارکان صوبائی مجلس عمومی

(۱) مولانا غلام احمد مرتضیٰ صاحب ملکانی دادو
(۲) محمد شفیع قریشی دادو
(۳) مولانا تاج محمد صاحب میہڑ
(۴) مولانا نثار احمد صاحب گوٹھ بہاولپور
(۵) مولانا حاجی غلام محمد صاحب ہٹی شریف
(۶) حکیم مولوی محمد حسن صاحب مخدوم بلاول
(۷) حاجی امان اللہ صاحب دادو
(۸) عبد الرزاق صاحب دادو
(۹) حاجی حبیب الرحمٰن صاحب اللہ یار خان لنڈ
(۱۰) مولوی نظام الدین صاحب جوہی

قراردادیں

اجلاس میں متعدد قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں سے ایک قرارداد کے ذریعہ بلوچستان اور سرحد میں برطرف شدہ حکومتوں کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم اور مرکزی اکابرین پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

جمعیۃ وانڈہ رحمانہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام وانڈہ رحمانہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ حکومت کے غیر اسلامی اور غیر جمہوری رویہ کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے اسلامی نظام کے جلد نفاذ کا مطالبہ کیا گیا اور قادیانیت کی تبلیغ ممنوع قرار دینے پر سردار عبد القیوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس میں حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی گئی۔

راؤ عبد الغفار خاں راؤ عبد الحمید خاں کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے رکن راؤ عبد الغفار خاں کے لڑکے اور جناب راؤ عبد الحمید سیکرٹری نشر واشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے بھتیجے عزیز ذکاء اللہ کا اچانک بیماری کے بعد انتقال ہو گیا۔

ادارہ ترجمان اسلام ہر دو حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہر دو حضرات کے برادر خورد محمد سعید صاحب لائلپور کے ہوائی جہاز کے حادثہ میں بچ جانے پر مبارکباد دیتا ہے۔

—— جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے سرگرم کارکن محمد اکرم صاحب مالک چاند ہاؤس کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ محمد اکرم صاحب نے حضرت مفتی صاحب سے انتہائی عقیدت کے پیش نظر عزیز کا نام محمود رکھا ہے۔ ادارہ ترجمان محمد اکرم صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مدارس عربیہ دینیہ کے لئے اہم اعلان

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دین کی بقاء کا راز علوم دینیہ کی بقاء میں مضمر ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ علوم دینیہ کا سلسلہ جو کچھ بھی باقی ہے۔ ان ہی مدارس عربیہ کی بدولت ہے۔

آج کل جہاں اس ملک اور ہر اسلامی ملک میں آئے دن عملی فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ یعنی جدید تمدن اور معاشرت کے راستہ سے جو فتنے آرہے ہیں۔ ان سے زیادہ خطرناک وہ علمی فتنے ہیں جو مستشرقین یورپ اور ان کے شاگردان رشید کے ذریعہ اس ملک میں اور دیگر ممالک اسلامیہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ خواہ "وہ ادارہ ثقافت اسلامیہ" کے نام سے ہوں۔ خواہ "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" کے نام سے۔ خواہ نیچریت ہو یا قادیانیت، پرویزیت ہوں یا خاکساریت ہو۔ یہ سب شعوری یا غیر شعوری طور پر انہی اعداء اسلام کی ترجمانی کر رہے ہیں اس خطرناک سیلاب کا اگر کچھ علاج ہو سکتا ہے تو یہی ہے کہ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایسے محقق و ماہر علوم و فنون علماء تیار کئے جائیں۔ جو اخلاص و تقویٰ کے ساتھ علمی مہارت تامہ بھی رکھتے ہوں اور جدید نسل کو ان کے لب و لہجہ اور انداز فکر میں افہام و تفہیم کی اہلیت بھی ہو۔

اس ملک میں جو دینی درسگاہیں قائم ہیں۔ ان میں کچھ ایسی انفرادیت اور خصوصیت کارفرما ہے کہ اس کی وجہ سے ان مدارس کی پیداوار خاطر خواہ نتائج کی حامل نہیں رہی۔

آج سے تقریباً پندرہ سال قبل ہمارے اکابر مثلاً حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مرحوم اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری وغیرہم جمع ہوئے اور انہوں نے بہت کچھ غور و خوض اور باہمی تبادلہ خیال و مشورہ کے بعد جو اصلاحی تدبیر طے کی وہ یہ تھی کہ ان مدارس کو زیادہ مفید و مؤثر بنانے کے لئے ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس کے ذریعے ان سب مدارس کا نصاب تعلیم نظام تعلیم ایک وحدت و وفاق میں منسلک ہو جائے۔ اور اس میں عصری تقاضوں کے پیش نظر اصلاح و ترمیم کا سلسلہ جاری رہے، اور ایک ایسی علمی جماعت کی تشکیل وقوع میں آئے، جو ہمیشہ اس موضوع پر غور و خوض کرتی رہے اور مدارس کا آخری امتحان انہی کے اختیار و تصرف میں ہو۔ عمدہ سے عمدہ درسی کتابیں نصاب میں داخل ہوں اور بہتر سے بہتر ضرورت زمانہ کے مطابق نظام تعلیم و تربیت رائج کیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ایک اہم قدم اٹھایا اور ایک ادارہ کی تشکیل وجود میں آئی جو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نام سے موسوم ہے جس میں اس وقت تک ۱۷۰ مغربی پاکستان کے مدارس عربیہ و مکاتیب دینیہ شامل ہو چکے ہیں اور فوقانی مدارس جن میں دورہ حدیث شریف ہوتا ہے اور سند فراغت دی جاتی ہے۔ اس کا سالانہ آخری امتحان یونیورسٹی کے طرز پر کراچی سے پشاور تک ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت میں وفاق کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ امتحان کے مطبوعہ پرچے سر بمہر لفافوں میں بند کر کے ہر مرکز میں عین وقت پر کھولے جاتے ہیں۔ وفاق کے مقرر کردہ ناظر امتحان نگرانی کرتے ہیں۔ اور جوابات کی کاپیاں اسی وقت طلبہ سے لیکر رجسٹرڈ پارسل کے ذریعہ مرکزی دفتر وفاق ملتان کو بھیج دیتے ہیں، اور دفتر ان کے نمبر تبدیل کر کے ممتحنین کے پاس بھیج دیتا ہے ممتحنین تمام کاپیوں پر نمبر لگا لیتے ہیں اور ترتیب کے بعد شوال میں نتیجہ شائع کر دیا جاتا ہے اور ذی الحجہ میں وفاق کی سند

سند الفراغ من العلوم العربیہ

صدر وفاق، ناظم اعلیٰ وفاق اور مہتمم مدرسہ کے دستخطوں سے تمام کامیاب طلبہ کو دے دی جاتی ہے۔ ہر مدرسہ اپنی کل آمدنی میں سے ۵ پیسے فی صد چندہ وفاق کو دیتا ہے۔ جو مجلس عاملہ و مجلس شوریٰ کے اجتماعات اور مصارف امتحان و مصارف دفتر پر خرچ ہوتا ہے۔ اور بمشکل اس آمدنی سے پورے کئے جاتے ہیں۔

لیکن جو اصلی مقاصد وفاق سے وابستہ ہیں اور جس انداز سے کام کی ضرورت ہے۔ اس کے پیش نظر حسب ذیل شعبوں کے قائم کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ وہ دراصل ثمرۂ وفاق ہوں گے۔

(۱) شعبہ نشر و اشاعت۔ مطبع اور کتب خانہ کا قیام بھی اس میں شامل ہے۔

(۲) شعبہ تربیت سند یافتگان وفاق۔ اس کے ذیل میں مذکورہ ذیل شعبے ہوں گے۔

الف۔ شعبہ تخصصات یعنی مختلف علوم و فنون میں خصوصی مہارت اور تحریر و تقریر کی قدرت تامہ پیدا کرنے کی تربیت۔

ب: شعبہ تصنیف و تالیف: یعنی عہد حاضر کے دینی تقاضوں کے مطابق محققانہ علمی مقالات و کتب شائع کرنا۔ ماہوار رسالہ کا اجراء بھی اس میں شامل ہے

ج۔ شعبہ تدریس۔ یعنی جامع العلوم والفنون اساتذہ پیدا کرنا۔

د۔ شعبہ امامت و خطابت۔ یعنی مستند علماء کو قرأت اور وعظ و تقریر کی مشق کرا کے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق مستند ائمہ و خطباء تیار کرنا اور ساتھ

ساتھ ہماری کوشش یہ بھی ہے کہ فضلاء وفاق المدا[رس] کی سند کو ایم اے کا مساوی درجہ دلایا جائے تاکہ ملک میں دینیات اور اسلامیات کے معلم اور لیکچرار حضرا[ت] کی کمی اور خلا کو پر کیا جا سکے۔

انہی مقاصد کے پیش نظر ہم تمام مدارس اسلا[میہ] سے گذارش کرتے ہیں کہ جلد از جلد وفاق المدارس کی ممبری اختیار فرمائیں۔ جو حضرات پہلے سے ممبر ہیں وہ سابقہ بقایاجات کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں اور حضرات اپنے مدارس کا الحاق فرمائیں۔

فارم الحاق مولوی محمد انور شاہ صاحب نا[ئب] مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے طلب فرمائیں۔

(مولانا مفتی) محمود عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ملتان)

رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام

صوبہ سندھ متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے سالار مولانا محمد عرفان قادری نے ایک بیان میں کہا ہے۔ جمعیۃ علما[ء] اسلام نہ صرف سیاسی بلکہ دین اسلام کے صحیح خطوط پر رہبری کرنے والی علماء حق کی ایک فعال تنظیم ہے جس کا کام جدید سیاست اور ملکی و ملی تقاضوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرنا، دینی قدروں پر خود عمل کرنا اور دوسروں کو بطریق احسن اس کی دعوت دینا، جس کا عملی ثبوت ہر رضاکار کو پیش کرنا چاہیئے۔ امور دین کی پابندی کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا جذبہ ہر ایک رضاکار کے اندر ہونا ضروری ہے۔ علماء حق اکابر و اصاغر، جمعیۃ علماء اسلام کی آمد پر ان کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ان رضاکاروں کے فرائض میں ہے۔ جنہیں جس خدمت پر متعین کیا جائے میں جمعیۃ کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے تمام رضاکاروں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے اکابرین پر پورا اعتماد رکھتے ہوئے جماعتی ضابطوں کے مطابق جانفشانی سے کام کریں۔ صوبہ سندھ کے تمام اضلاعی سالار کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی ماتحت تنظیموں کو مضبوط بنائیں تاکہ آنے والے انتخابی دور میں بھی صحیح طور پر خدمات انجام دے سکیں۔

صدر بھٹو سے اپیل

مولانا حبیب الرحمٰن جھنگوی نے روڈو سلطان میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے صدر بھٹو سے اپیل کی کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ کریں اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سازشوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ آپ نے کہا۔ صدر بھٹو کو ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کرنا چاہیئے۔

بقیہ — صدر آزاد کشمیر کا مکتوب

یہی احساس ہے جس کی وجہ سے آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے جو تحریک آزادی کشمیر کی نمائندہ حکومت ہونے کی وجہ سے ایک نظریاتی حکومت ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر قومی سطح پر غور و خوض کرنے کی غرض سے آزاد کشمیر میں ایک آل پاکستان کشمیر کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے زعماء ممتاز علمائے کرام اور ماہرین قانون طالب علم رہنماؤں صحافیوں دانشوروں اور مزدور لیڈروں کو دعوت شرکت دی جائے

یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ آزاد حکومت ریاست و کشمیر نے مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ اور اعلان گذشتہ کئی ماہ سے کیا ہوا ہے اور اسے بہرصورت منعقد کرنے کے انتظامات تیزی سے کئے جا رہے ہیں لیکن جس چیز نے مجوزہ کانفرنس کی اہمیت کو غیر معمولی بنا دیا ہے مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین سیاسی صورت حال ہے۔ جو اس اعتبار سے حد درجہ تشویشناک ہے کہ بھارت ایک بار پھر جبر و تشدد اور ترغیب و تحریص کے مختلف ہتھکنڈوں سے کام لے کر وہاں تحریک آزادی کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مقبوضہ کشمیر کی سیاسی صورت حال کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات ہم سب کے لئے ایک لمحہ فکریہ مہیا کرتی ہیں۔

یہاں میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات کو علیٰ وجہ البصیرت سمجھتے ہیں کہ جہاں پاکستان کی بقاء و سالمیت کا دار و مدار بڑی حد تک مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق پر ہے۔ وہاں تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کا تمام انحصار بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر ہے۔ اس لئے ہم اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کے ساتھ ساتھ پاکستان کی بقا و سالمیت کے سلسلہ میں بھی ہم کشمیری مسلمانوں پر انتہائی گراں بار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو ہمیں بہرصورت ادا کرنا ہونگی اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس اس راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ہماری خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں قومی سطح پر غور و خوض کے بعد اس مسئلہ کو بین الاسلامی اور پھر بین الاقوامی سطح پر بھی اٹھایا جائے۔ چنانچہ ہماری کوشش ہے کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس کے انعقاد کے بعد مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں ایک بین الاسلامی اور پھر اس کے بعد ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی منعقد کی جائے لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لئے ابتداءً یہ ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں قومی سطح پر کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کر لیا جائے۔ اور پھر اس کی روشنی میں مجوزہ بین الاسلامی اور بین الاقوامی کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں ممکنہ تعاون کے ذریعہ ایک اہم دینی و ملی فریضہ کی ادائیگی فرماتے ہوئے شکریہ کا موقع بخشیں گے۔ والسلام!

مخلص (سردار عبدالقیوم خاں)

(چیئرمین مرکزی کمیٹی آل پاکستان کشمیر کانفرنس)

صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر۔ مظفر آباد

مدیر ”ترجمان اسلام“ کے نام
وزیر قانون آزاد کشمیر کا مکتوب

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم۔ آزاد کشمیر میں مرزائیت کی بندش اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارہ میں آپ نے جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے ہماری بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے رسول پاک کے صدقے اس حوصلہ افزائی کی جزا دے۔

پاکستان اسلام کی قدریں بحال کرنے اور ان اسلامی قدروں کو زندگی کے ہر شعبہ پر محیط کرنے کی خاطر معرض وجود میں آیا تھا۔ آزاد کشمیر کی موجودہ مسلم کانفرنس کی تشکیل کردہ عوامی حکومت نے ان اسلامی قدروں کو آزاد کشمیر کے چھوٹے سے خطہ میں بحال کرنے کی بھرپور کوشش جاری کر دی ہے۔ اس میں اسلامی قوانین کا نفاذ اور اسلامی نظام کا اجراء شامل ہیں۔ ہم رات دن اس کوشش میں مصروف ہیں کہ رسول پاک ؐ کے بتائے ہوئے راستے پر اپنی ساری قوم کو ساتھ لے کر چل پڑیں۔ لیکن سرزمین پاک کا یا اثر طبقہ ہم پر طعنہ زن ہے کہ

”اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں“

برادران محترم اس کا علاج یا تدارک آپ ہی کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا معاملہ ہے۔ یہ موجودہ حکومت کیا ایسی ہزاروں حکومتیں ہم رسول پاک ؐ کے ناموس محترم پر ایک ٹھوکر سے قربان کر سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے تشفی رکھیں کہ اس مقدس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آخری سانس تک اپنا عمل جاری رکھیں گے۔

امید اور توقع ہے کہ تمام احباب کو میرا مذکورہ بالا پیغام آپ پہنچائیں گے اور عامۃ المسلمین کو بھی آزاد کشمیر کی موجودہ حقیر کوشش سے باخبر رکھیں گے۔

والسلام! آپ کا خیر اندیش

(خواجہ محمد اقبال بٹ وزیر قانون)

مولانا محمد شریف کراچی تعینات کر دیئے گئے

دفتر تحفظ ختم نبوت کی اطلاع کے مطابق حضرت مولانا محمد شریف صاحب مجلس کے مرکزی مبلغ کی حیثیت سے کراچی میں متعین کر دیئے گئے ہیں۔ احباب دفتر ختم نبوت نزد ریڈیو پاکستان بندر روڈ کراچی پر رابطہ قائم کریں۔

مراسلہ

ہفت روزہ خدام الدین کے بارہ میں
ایک دردمندانہ گذارش

(ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک عریضہ حضرت اقدس مولانا عبید اللہ صاحب انور قبلہ کے نام لکھ رہا ہوں، لیکن بوجوہ آپ کی وساطت سے کہ پہنچنے کا یقین رہے۔ ساتھ ہی داستان غم آپ کو لکھ رہا ہوں، توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

حضرت شیخ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح تکالیف و مصائب برداشت کر کے لاہور میں حق کی صدا بلند کی اور اہل حق کا حلقہ بنایا۔ اس سے آپ بخوبی آگاہ ہوں گے۔ حضرت کی باقیات صالحات میں خدام الدین کو منفرد مقام حاصل ہے۔ اس رسالہ نے ملک و بیرون ملک جس طرح دین حق کی خدمت سرانجام دی اور لوگوں کو کھرے دین سے روشناس کیا۔ وہ اس دور کی ٹھوس حقیقت ہے لیکن اب جو حضرت ایڈیٹر صاحب ہیں ان کا طرز عمل تباہ کن ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے تو حضرت رائے پوری علیہ الرحمۃ کے تدفین کے طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر اہل حق کو مبتلائے آلام کیا، اور اب پرچہ کو پی پی کا بغل بچہ بنا دیا ہے۔ ہر ہفتہ پرچہ دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری محکمہ اطلاعات کا کوئی خبرنامہ ہے تازہ ۵ / ۱۱ کے شمارہ میں کھر صاحب کا نمبر تھا۔ ویسے ہمیشہ ہی کسی نہ کسی کو چڑھایا جاتا ہے۔ بالخصوص کوثر نیازی اور ممتاز کاہلوں کو کہ دونوں مرکز و صوبہ کے وزیر اوقاف ہیں اور ایڈیٹر صاحب لائلپور میں اوقاف کے خطیب ہیں۔ پھر کوثر صاحب نے محکمانہ طور پر اب ان کو سرکاری پریس و فنڈ میں بھی بھیجا اس کے حق نمک کا بھی مسئلہ ہے۔ حتیٰ کہ افتخار تاری جیسے شخص کی مدح و تعریف خدام الدین میں۔ کیا غضب رب جوش میں نہ آیا، اور ان لوگوں کو محافظ ختم نبوت قرار دیا جا رہا ہے جبکہ آزاد کشمیر کی اسمبلی کی قرارداد پر یہ سب چیں بہ جبیں ہیں نہ معلوم ایڈیٹر صاحب کا فیصلہ کیا ہے؟

حضرت لاہوری علیہ الرحمۃ اور اب ان کے خلف الرشید ہر دور میں ننگی تلوار رہے۔ باطل کا تعاقب مشن رہا۔ حکمرانوں سے ٹکرانا روزمرہ کی بات تھی۔ حضرت کی یادگار اور حضرت انور مدظلہ کی ایڈیٹری میں اشاعت پذیر ہونے والا پرچہ ظالموں سفاکوں بندلوں کی پشت پناہی کرے تو یقیناً حضرت کی روح بیقرار ہوگی اور حضرت انور مدظلہ بھی ذہنی اذیت محسوس فرماتے ہونگے یقینی بات ہے کہ اشاعت بھی نصف رہ گئی ہوگی کہ عام طور پر قارئین دلچسپی نہیں لیتے۔ آپ اور دوسرے احباب لاہور اس طرف توجہ فرمائیں انتہائی ضروری ہے۔ یا تو ان ایڈیٹر صاحب کو پابند بنایا جائے یا پھر فکر لاہوری سے شناس کسی دوسرے کو یہ خدمت سپرد کی جائے۔ اس کے ساتھ حضرت کے نام علیحدہ عریضہ ہے، وہ بھی پیش خدمت کریں اور ذاتی طور پر درخواست کریں اور اس کام کو پایۂ تکمیل پہنچائیں۔ (سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد حضرو)

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا اجلاس

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی شہری تنظیم کے سلسلے میں غور کیا گیا۔

متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ ہر جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں درس قرآن اور جماعت کے اغراض و مقاصد اور حالات حاضرہ سے جماعت کے کارکنوں کو بالخصوص اور عوام کو بالعموم روشناس کرایا جائے گا۔ آخر میں مندرجہ ذیل اہم قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس بلوچستان میں اکثریتی پارٹی کی جمہوری اور آئینی حکومت کو برطرف کر کے تقریباً ۱½ ماہ تک ان کی اکثریت کو دھونس اور لالچ کے ذریعہ اقلیت میں تبدیل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد اقلیتی گروپ کی حکومت قائم کرنے کو آئین کی صریح خلاف ورزی خیال کرتے ہوئے پرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس بلوچستان میں فوجی کارروائی کو انتہائی سفاکانہ قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کرتا ہے اور اس اقدام کو ملک کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے مترادف سمجھتا ہے اور اس کارروائی کو اسی سازش کی ایک کڑی تصور کرتا ہے۔ جس کے تحت اس وقت کے فوجی آمر نے موجودہ سول آمر کے تعاون سے پاکستان کے ۷ کروڑ کے مشرقی حصے کو پاکستان سے کاٹ کر رکھ دیا

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس متحدہ جمہوری محاذ کے رہنماؤں اور کارکنوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاریوں اور سیاسی انتقام کے تحت جھوٹے مقدمات قائم کرنے اور غنڈہ گردی کے ذریعہ ملک میں خوف و ہراس پھیلانے کو تشویشناک قرار دیتا ہے اور حکومت کے ان اوچھے ہتھکنڈوں پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے سخت مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ حق کی آواز کو جبر و تشدد کے ذریعہ دبایا نہیں جا سکتا۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس پورے ملک میں کمر توڑ گرانی اور مہنگائی پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ موجودہ مہنگائی حکومت نے عوام کو پریشان کرنے کے لئے قصداً پیدا کی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس روٹی کپڑا اور مکان کے نعرے پر قائم ہونے والی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے مہنگائی اور گرانی کو فوراً ختم کرے۔ ورنہ مستعفی ہو جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخاں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخاں کا انتخابی اجلاس مورخہ ۱۳ مئی بروز اتوار بوقت دس بجے دن بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب چشتی ناظم انتخابات ضلع ڈیرہ غازیخاں نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک حضرت سید مولانا عبدالمجید شاہ صاحب ندیم نے فرمائی۔ بعد ازاں انتخابی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

(۱) امیر ضلع۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب چشتی ناظم انتخابات ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

(۲) نائب امیر اول۔ مولوی غلام فرید خاں صاحب تونسہ شریف۔

(۳) نائب امیر دوئم مولانا عبدالحی صاحب جام پور

(۴) ناظم اعلیٰ۔ مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ڈیرہ غازیخاں

(۵) نائب ناظم اول۔ سید رحیم بخش شاہ صاحب جامپور

(۶) نائب ناظم دوئم۔ [illegible] احمد خاں [illegible] تونسہ شریف

(۷) خازن مولانا عبدالواحد صاحب ڈیرہ غازیخاں

(۸) سالار اعلیٰ۔ عبدالرزاق خاں صاحب بلوچ ڈیرہ غازیخاں

(۹) کنوینر شعبہ تبلیغ۔ مولانا عبدالواحد صاحب ڈیرہ غازیخاں

(۱۰) سالار۔ صوفی محمد حسین صاحب فاضل پور

جمعیۃ علماء اسلام لیہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لیہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا محمد حسین صاحب نے کی اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی فاتح ربوہ کی خطابت سے برطرفی کی سخت مذمت کرتا ہے اور حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ مولانا صاحب کی خطابت کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور مسجد کو واگذار کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس آزاد کشمیر میں مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر حکومت آزاد کشمیر کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

بھیرہ میں جمعیۃ کے نئے دفتر کا قیام

بھیرہ۔ ۲۵ مئی بعد از نماز عصر یہاں مقامی دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ مقامی ناظم اعلیٰ مولانا سراج الدین نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ ان کے بعد صدر اجلاس مولانا جلال الدین ناظم عمومی ضلع سرگودھا نے فرمایا کہ جمعیۃ اس ملک میں آخر دم تک اسلامی نظام کے لئے کوشاں رہے گی۔ مولانا نے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا کہ وہ اپوزیشن کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا بند کرے۔ بلوچستان اور سرحد میں غیر نمائندہ حکومتوں کو ختم کرے۔ عوام کی نمائندہ حکومت کو بحال کیا جائے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ کا یہ اجلاس صدر آزاد کشمیر اور جملہ ارکان اسمبلی اور قرار داد کے محرک میجر ایوب صاحب کو ان کے جرأتمندانہ اقدام پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس جناب صدر پاکستان اور ارکان اسمبلی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں بھی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مرزائیت کی تبلیغ کو ممنوع قرار دیا جائے۔

(عبدالسلام انصاری ناظم نشریات)

دار الحکومتوں کی رپورٹ

ترجمان اسلام میں "دار الحکومتوں کی رپورٹ" کے عنوان سے ایک مستقل سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور مظفر آباد میں خصوصی نمائندوں کا تقرر عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جو دار الحکومت کی تازہ ترین سیاسی صورت حال پر ہر هفتہ پابندی سے رپورٹ بھیجیں گے۔ اس سلسلہ میں پشاور میں جناب ڈاکٹر فدا حسین صاحب، اور لاہور میں جناب شمس القمر صاحب قاسمی کو نمائندہ خصوصی مقرر کر دیا گیا ہے۔ آئندہ شمارہ سے یہ سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(مدیر)

جمعیۃ علماء اسلام قلعہ دیدار سنگھ کا انتخاب

امیر	حکیم عبدالحکیم قاسمی
نائب امیر	مستری محمد اشرف عاصی
ناظم	نصر اللہ بٹ
ناظم	شیخ ظہیر احمد
خازن	حافظ محمد صدیق
سالار	ظفر اقبال

از دار الافتاء مفتی ضلع پونچھ راولاکوٹ

مسماۃ نسیم اختر دختر رحمت دین قوم سدھن سکنہ کھڑک راولاکوٹ سائلہ

بنام

محمد اسلم خاں ولد خان محمد خاں قوم سدھن ساکن راولاکوٹ مسئول علیہ۔

دعویٰ طلاق بوجہ اقرار نامہ

سمن بنام مسئول علیہ

آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ کے خلاف دعویٰ بعنوان بالا دائر ہو چکا ہے۔ پیادہ دفتر ہذا کی اطلاع ہے کہ مسئول علیہ گھر موجود نہیں ہے اور نہ اس کی قیامگاہ کا پتہ ہے۔ علاقہ پاکستان میں رہتا ہے لہٰذا آپ کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۷۳ء دفتر ہذا میں بغرض جوابدہی حاضر ہوویں۔ خواہ اصالتاً ہو یا وکالتاً کسی طریق سے۔ اگر آپ تاریخ مقررہ پر حاضر نہ آئے تو پھر کارروائی یکطرفہ جاری کی جائے گی۔ تاکید کی جاتی ہے۔ بتحریر ۲۶ مئی ۷۳ء

(مہر مفتی ضلع پونچھ حکومت آزاد جموں وکشمیر)

محمد فاروق قریشی صوبہ سندھ کے ناظم نشر و اشاعت نامزد کر دیئے گئے



غریب طلباء

ہم نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں چل پھر کر اور طلباء سے ملاقاتیں کر کے یہ دیکھا ہے کہ طلباء میں حد درجہ اضطراب اور بے چینی ہے اور ملک کی بقا و سالمیت کا فکر دامنگیر ہے۔ جو انہیں ایک پل بھی چین نہیں لینے دیتا۔

لیکن غریب طلبہ کی پریشانی کی جہاں ایک وجہ حب الوطنی ہے۔ دوسری بڑھتی ہوئی ہوشربا گرانی بھی ہے کیوں کہ وہ کم تنخواہ پانے والے یا معمولی سا کاروبار کرنے والے والدین کی اولاد ہیں۔ جنہیں آسمان سے باتیں کرتی قیمتوں نے نڈھال کر دیا ہے اور جب وہ بمشکل اپنی اشیائے ضرورت خرید پاتے ہیں تو اپنے نادار بچوں کی تعلیم پر کماحقہ روپیہ خرچ کرنے کے قابل کیسے رہ سکتے ہیں۔ جبکہ کتابوں اور کاپیوں کی قیمتیں دگنی ہو چکی ہیں۔

ان حالات میں غریب طلبہ کیسے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں؟ اور ان کے لئے اس کے سوا اور کیا چارہ کار ہے کہ وہ تعلیم چھوڑ کر اپنے والدین کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اگر وہ اتنے حساس نہ ہوں تو طرح طرح کی بدعنوانیوں کا شکار ہو جائیں۔ ان دو راستوں کے سوا ایسے مفلس طلبہ کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔

حکومت کو غریب طلبہ کے روشن مستقبل کو تاریک ہونے سے بچانے کے لئے ہوشربا گرانی کا فی الفور انسداد کرنا چاہیئے۔ (شمس القمر قاسمی)

تمام شائقوں کے نام

ہم عنقریب ایک خبرنامہ

"عزم"

نکال رہے ہیں۔ کیا آپ ہمارے اس اقدام سے متفق ہیں

تو

اس کا اظہار آپ خطوط لکھ کر کر دیجیے

قیمت فی خبرنامہ

۵۰ پیسے ہوگی

قاضی محمد اشرف

رپورٹر

محمد اکمل ندیم ضمانت پر رہا ہو گئے

کراچی۔ جامعہ کراچی میں ایم۔ اے اکنامکس کے ایک ہونہار اور ذہین طالب علم محمد فاروق قریشی کو سندھ کے صوبائی عہدہ داران اور مرکزی خازن سید مطلوب علی زیدی نے متفقہ طور پر صوبہ سندھ کا ناظم نشر و اشاعت نامزد کر دیا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ ان کی تمام تر صلاحیتیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں صرف ہوں گی۔

حیدرآباد۔ طالب علم رہنما محمد اکمل ندیم ناموس ختم نبوت کے تحفظ کے جرم کی پاداش میں دو ماہ تک مسلسل قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء کو ایک ہزار کی ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں۔ ان کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ طلباء اسلام حیدرآباد کے سرپرست جناب غلام رسول قریشی ایڈوکیٹ کر رہے ہیں۔ الحمدللہ محمد اکمل ندیم کے عزم و ارادے میں پہلے سے کہیں بڑھ کر پختگی پائی جاتی ہے۔ اور ان کی یہ قربانی جمعیۃ طلباء اسلام کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔

بلوچستان کی صورت حال پر اظہار تشویش

جھنگ۔ طالب علم رہنما محمد اقبال شیرازی نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرکزی حکومت نے بلوچستان میں فوجی کارروائی کر کے مشرقی پاکستان ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اقلیت کی حکومت کو تحفظ دینے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اکبر بگٹی کی حکومت صوبہ بلوچستان میں امن و امان برقرار رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اس لئے اسے برطرف کر دیا جائے۔

انہوں نے روز افزوں ہوشربا گرانی پر بھی اظہار تشویش کیا اور کہا کہ مرکزی حکومت عوام کے لئے اشیائے ضرورت سستے داموں مہیا نہیں کر سکتی، تو مستعفی ہو جائے۔ جبکہ انتخاب میں کامیابی روٹی کپڑا اور مکان کے نعرے پر ہوئی تھی۔

صوبہ سندھ کی حلقہ وار تقسیم

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر سید عبدالغفور شاہ نے صوبہ بھر میں جماعت کو منظم کرنے فعال بنانے اور جماعتی کام کو تیز کرنے کے لئے صوبہ سندھ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے

حلقہ نمبر ۱۔ جیکب آباد، سکھر، خیرپور

انچارج :- شمس الدین نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ دفتر جمعیۃ طلباء اسلام مین روڈ کندھ کوٹ

حلقہ نمبر ۲۔ نواب شاہ، لاڑکانہ، دادو

انچارج۔ سید عبدالغفور شاہ صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ مدرسہ معراج العلوم گوٹھ پیر شریف تحصیل قمبر۔ حلقہ نمبر ۳۔ مانگھڑ، حیدرآباد، ٹھٹھہ، تھرپارکر کراچی۔

انچارج۔ فضل اللہ سیٹھار ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ ۳۴ الطبری ہال لیاقت میڈیکل کالج جام شورو۔ ان حلقوں سے متعلقہ تمام شاخیں اپنے اپنے انچارج صاحبان سے ضروری ہدایات لینے اور رابطہ قائم رکھنے کے لئے خط و کتابت کریں۔

جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ کا انتخاب

گکھڑ۔ جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ کا انتخابی اجلاس بشیر احمد کی زیر صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر حافظ محمود اختر۔ نائب صدر شبیر احمد عثمانی، جنرل سیکرٹری حافظ خالد مسعود بٹ۔ سیکرٹری ارشد محمود جوئیہ۔ سیکرٹری اطلاعات خالد محمود ہنجرا۔ خازن حافظ بشیر احمد چیمہ۔

حلف وفاداری

جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ کے نومنتخب عہدیداروں نے اپنے اپنے عہدے کا حلف ایک سادہ سی تقریب میں اٹھایا۔ حلف جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے رہنما شمس القمر قاسمی نے لیا اور انہوں نے طلباء سے خطاب کیا

كتاب الكبائر

قسط نمبر ۱

تالیف امام شمس الدین الذہبیؒ

ترجمہ: زاہد الراشدی

شرک

سب سے بڑا گناہ

الامام الحافظ المحدث المحقق الناقد مؤرخ الاسلام علامہ شمس الدین الذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ ہجری کی ذات گرامی علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں حدیث کی نقد و جرح اور اسماءِ رجال کے شعبہ میں آپ کا شمار چوٹی کے آئمہ کرام میں ہوتا ہے۔

"کتاب الکبائر" آپ کی معروف تصنیف ہے جس میں آپ نے قرآن پاک، حدیث نبویؐ اور اسلاف کے فرمودات کی روشنی میں کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کتاب کا آزاد ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

(مدیر)

کبیرہ گناہ کون سا ہے؟

کبیرہ گناہ وہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے قرآن پاک میں اس کا ذکر ہو یا حدیث میں یا سلف صالحین میں سے کسی سے منقول ہو۔

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اس بات کی ضمانت دی ہے۔ کہ جو شخص کبیرہ گناہوں اور محرمات سے بچتا رہا۔ اس کے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ارشاد باری ہے

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما۔

اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم منع کئے گئے ہو ہم تمہارے گناہوں کو معاف کریں گے۔ اور اچھے ٹھکانے میں داخل کریں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس میں ضمانت دی ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ:۔

والذین یجتنبون کبائر الاثم و الفواحش واذا ما غضبوا ھم یغفرون

اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے اور غصے کی حالت میں بچتے رہے۔ وہ بخشے جائیں گے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے رہے اگر معمولی گناہ (ان سے سرزد ہوتے رہے) بیشک تیرا رب کھلی مغفرت کرنے والا ہے۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

الصلوٰة الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنبت الکبائر (مسلم)

پانچ نمازیں جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے اگلے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا

ان آیات کریمہ اور حدیث شریف کی روشنی میں ہم پر یہ بات ضروری ہوگئی کہ ہم اس بات کی تحقیق کریں کہ کبیرہ گناہ کونسے ہیں تاکہ مسلمان ان سے اجتناب کر سکیں۔

اس بات میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کبیرہ گناہ صرف سات ہیں۔ جن کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں ہے کہ:۔

اجتنبوا السبع الموبقات الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل مال الیتیم واکل الربٰو والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات (متفق علیہ)

سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو شرک۔ جادو۔ قتل ناحق۔ یتیم کا مال کھانا سود۔ جہاد سے بھاگنا۔ پاکدامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا

لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا سات کی بجائے ستر ہونا سنت کے زیادہ قریب ہے اور بخدا ابن عباسؓ نے صحیح ہی فرمایا ہے

احادیث میں کبیرہ گناہوں کا کوئی حصر نہیں ہے مگر دلائل کی روشنی میں زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دنیا میں سزا مقرر کی گئی ہے مثلاً قتل زنا۔ چوری وغیرہ یا اس پر آخرت میں عذاب، غضب یا ڈانٹ کی دھمکی دی گئی ہے یا اس گناہ کے مرتکب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ اور یہ بات بھی تسلیم کرنا ہی پڑے گی کہ کبیرہ گناہوں میں سے بھی بعض دوسروں سے بڑے گناہ ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو بھی کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ اس کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور اس کی کبھی بخشش نہیں ہوگی۔ جیسے کہ ارشاد باری ہے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشآء

اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں کریگا۔ اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔

سب سے بڑا گناہ شرک

کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔

شرک دو قسم کا ہے۔ پہلی قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پتھر، سورج، چاند، نبی، بزرگ، ستارے، فرشتہ یا کسی اور کی بھی عبادت کی جائے یہ وہ شرک اکبر ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے کہ

ان اللہ لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشآء

اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا۔ اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

ان الشرک لظلم عظیم

بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے کہ

انه من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیه الجنة وماواہ النار

جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اس بارہ میں اور بھی بہت سی آیات میں تصریح ہے۔

جس نے شرک کیا اور اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ یقیناً جہنمی ہے۔ جیسا کہ جس شخص نے اسلام قبول کیا اور ایمان پر اس کی وفات ہوئی تو وہ یقیناً جنت میں جائیگا اگرچہ گناہوں کی سزا بھگت کر جائے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الا انبئکم باکبر الکبائر۔ ثلاثاً قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئاً فجلس فقال الا وقول الزور الا وشهادة الزور

کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا یا رسول کیوں نہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی۔

آپ نے تکیہ لگا رکھا تھا اور اٹھ بیٹھے اور فرمایا خبردار جھوٹی بات خبردار جھوٹی گواہی

راوی کہتے ہیں آپؐ اس جملہ کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

ایک اور مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو اور ان میں شرک باللہ کا بھی ذکر کیا۔ اور ایک حدیث شریف میں یوں فرمایا کہ جس شخص نے اپنا دین بدل لیا۔ یعنی مسلمان تھا

پھر مشرک اور مرتد ہو گیا۔ اسے قتل کر دو۔

شرک کی دوسری قسم اعمال میں ریا کاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے پس وہ اچھے عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یعنی عمل کسی کے دکھاوے کے لئے نہ کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایاکم والشرک الاصغر قالو یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر؟ قال الریاء یقول اللہ تعالیٰ یوم یجازی العباد باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراء ونھم باعمالکم فی الدنیا فانظر واھل تجدون عندھم جزاء (رواہ احمد باسناد جید)

چھوٹے شرک سے بچو! پوچھا شرک اصغر کونسا ہے۔ فرمایا ریا کاری اللہ تعالیٰ جس دن لوگوں کو اعمال کا بدلہ دیں گے۔ اس دن فرمائیں گے جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کو دکھانے کے لئے تم عمل کرتے تھے۔ ان کے پاس دیکھو تم کیا جزاء پاتے ہو۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یقول اللہ من عمل عملا اشرک معی فیہ غیری فھو للذی اشرک وانا منہ بریٔ (رواہ ابن ماجہ بسند صحیح)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے کوئی عمل کیا۔ اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو بھی شریک کیا۔ پس وہ عمل اسی کے لئے ہے اور میں اس سے بری ہوں

اور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

من سمع سمع اللہ بہ ومن راءی راءی اللہ بہ (متفق علیہ)

جس نے سنانے کے لئے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا۔ اور جس نے ریا کاری کی اللہ تعالیٰ ایسا ہی سلوک کرے گا۔

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رب صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش رب قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر (رواہ احمد وابن ماجہ)

بہت سے روزہ دار جن کا حصہ روزہ سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات کے عبادت کرنے والے جنہیں رات جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا

یعنی اگر نماز اور روزہ خدا کی رضا کے لئے نہیں تو اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے کوئی عمل کیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص جیب میں کنکر ڈال کر خریداری کے لئے بازار چلا جائے۔ جب وہ دکاندار کے سامنے جیب سے کنکر نکالے گا تو دکاندار انہیں۔ اسکے منہ پر دے مارے گا۔ اب اس شخص نے جیب بھرا اگر اس جیب نے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور اس کے جیب میں لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے کے سوا کچھ نہیں اسی طرح وہ شخص جس نے دکھاوے اور سنانے کے لئے عمل کیا۔ اس کے لئے اس عمل سے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے کے سوا کچھ نہیں اسی طرح وہ شخص جس نے دکھاوے اور سنانے کے لئے عمل کیا۔ اس کے لئے اس عمل سے لوگوں کے ساتھ جھگڑے کے سوا کوئی حصہ نہیں اور نہ آخرت میں کوئی ثواب ملے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمایا کہ

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا

آگے کیا ہم نے اس چیز کو جو انہوں نے عمل کیا پس ہم نے اسے بکھرے ہوئے ذرات بنا دیا

یعنی وہ اعمال جن میں اللہ کی رضا مقصود نہ تھی۔ بلکہ صرف دکھاوے کے لئے تھے۔ ہم نے اس کا ثواب باطل کر دیا اور اسے ذروں کی مانند بکھیر دیا حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے روز کچھ جماعتوں کو جنت کے قریب لے جایا جائے گا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے۔ اس کے محلات اور ان کی نعمتوں کی طرف دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار کی ہیں۔ ان کو ندا دی جائے گی۔ کہ یہاں سے واپس پلٹ جاؤ۔ کیونکہ ان کے لئے اس میں کوئی حصہ نہیں۔ پس وہ وہاں سے ایسے نادم و خاسر ہو کر پلٹیں گے کہ ایسی ندامت و خسران اولین و آخرین میں سے کسی کو نہیں دیکھنا پڑی۔ وہ کہیں گے۔ یا اللہ اگر آپ ہمیں اہلِ جنت کے لئے تیار کردہ نعمتیں اور اجر و ثواب دکھائے بغیر جہنم میں بھیج دیتے تو یہ بات ہمارے لئے آسان ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ:۔

کنتم اذا خلوتم بارز تمونی بالعظام واذا لقیتم الناس لقیتموھم مخبتین تراءون الناس باعمالکم خلاف ما تعطونی من قلوبکم ھبتم الناس ولم تھابونی واجللتم الناس ولم تجلونی وترکتم الناس ولم تترکوا الی لعنی لاجل الناس فالیوم اذیقکم الیم عقابی مع ما حرمتکم من جزیل ثوابی (رواہ ابن ابی الدنیا)

تم جب خلوت میں ہوتے تو بڑے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو اکڑ کر چلتے تھے لوگوں کو اپنے اعمال دکھاتے تھے بخلاف اس کے جو تم مجھے اپنے دلوں سے دیتے تھے۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے نہیں ڈرے لوگوں کو بڑا سمجھا اور مجھے بڑا نہ سمجھا۔ لوگوں کی خاطر عمل چھوڑ دیتے تھے۔ میری خاطر گناہ نہ چھوڑتے پس آج کے دن تمہیں اپنا دردناک ترین عذاب چکھاؤں گا علاوہ اس کے جو میں نے تمہیں بڑے ثواب سے محروم کر دیا۔

اور ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ نجاۃ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نجات یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہ دے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کو دھوکہ کیسے دیا جا سکتا ہے؟ فرمایا:۔

ان تعمل عملا امرک اللہ و رسولہ بہ وترید بہ غیر وجہ اللہ واتق الریاء فانہ الشرک الاصغر وان المرائی ینادی علیہ یوم القیامۃ علی رؤوس الخلائق باربعۃ اسماء یا مرائی یا غادر یا فاجر یا خاسر ضل عملک وبطل اجرک فلا اجر لک عندنا اذھب فخذ اجرک ممن کنت تعمل لہ یا مخادع

اگر تو ایسا عمل کرے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا اور کسی اور کی رضا کا ارادہ کرے اور ریا کاری سے بچ پس وہ شرک اصغر ہے اور ریا کار کو قیامت کے دن مخلوقات کی موجودگی میں چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ اے ریا کار اے غدار اے فاجر اے نقصان اٹھانے والے تیرا عمل ضائع ہو گیا۔ تیرا اجر باطل ہو گیا۔ پس ہمارے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ اس کے پاس جا جس کے لیے تو عمل کرتا تھا۔ اور اس سے اجر لے۔ اے دھوکہ باز۔

کسی دانا سے پوچھا گیا کہ مخلص کون ہے؟ فرمایا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح گناہ کو چھپاتا ہے۔

ایک اور بزرگ سے سوال کیا گیا۔ کہ اخلاص کی نہایت کیا ہے؟ جواب دیا کہ اخلاص یہ ہے کہ تو لوگوں کی طرف سے تعریف کو پسند نہ کرے۔

اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا لوگوں کی وجہ سے کوئی عمل ترک کرنا ریا ہے اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں چیزوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں کوتاہیوں سے بچائیں اور درگزر فرمائیں (آمین)